رسالہ عجالہ

الموسوم بہ

چودھویں صدی کا یہودی

جسمیں مکذب امرتسری کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
مقابلہ میں یہودی اور عیسائی اور آریہ بننے کا نظارہ بلا افترا بلفظہ
درج کر کے رسالت احمدیہ کا مسلمات امرتسری سے ثابت
اپیل فیصلہ اور اعور العین شیر پنجاب پر اتمام حجت

جسکو

عاجز قاسم علی احمدی ایڈیٹر اخبار الحق دہلی

نے تالیف کر کے

ماہ جنوری ۱۹۱۲ء

الحق پریس دہلی میں بحسن وخوبی الطبع کرا کے شائع کیا

714

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر اول — جلد دوم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکذب امرتسری

آریہ اور عیسائی اور موسائی ہے

لاے اس بت کو ابتجا کر کے
بنا کافر وہ خود جفا کر کے

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ **احمدی** بتوفیق ایزدی امرتسری نجدی کے مقابلہ میں کامیاب ہوگیا۔ اور جس بحث کو احمدی جلد اول نمبر اول لغایت ہفتم درج کیا تھا۔ مکذب امرتسری نے بالآخر اپنی زبان وقلم سے اس کا اقرار کرلیا۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ پہلے ہی وہ مان جاتا۔ تو یہ ذلت نہ ہوتی۔ سچ ہے ؎

آنچہ دانا کند کند نادان ۔۔۔ لیک بعد از خرابی بسیار

معزز ناظرین! ذیل میں آپ اشر الناس امرتسری خناس کا مماثلت بہ یہود و النصارے پر اقرار ملاحظہ فرماوین۔ اور دیکھین کہ کس طرح جادو سر چڑھ کر بولا ہے۔ ۲۴۔ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کے اخبار اہلحدیث صفحہ اول پر زیر سرخی "حکیم الامت کا فیصلہ"۔ آپ فرماتے ہین۔ کہ

"ہم مسلمانون کا اور مرزائیوں کا اسیقدر فرق ہے۔ جو
(۱) **عیسائیون اور محمدیون** مین ہے۔ کہ ایک فریق
دوسرے کی نسبت ایک رسول کو زیادہ مانتا ہے"

صفحہ ۲ کالم اول سطر ۸ و ۹

اس عبارت کا مطلب صاف ہے۔ کہ ہم احمدی جنکو مرزائی کہکر نجدی لکھتا ہے مسلمان محمدی ہیں۔ اور امرتسری معہ اپنے ہمخیالون کے ہمارے مقابلے میں عیسائی اور نصرانی ہے۔ آگے چلکر اس کی اور وضاحت کرتا ہوا پوچھتا ہے کہ

"ہمارا حق ہے۔ یا نہیں۔ کہ ہم آپ (یعنے مرزا صاحب علیہ السلام) کے مشن پر وہ سوالات کرین۔ جو آپ کے رسول کی رسالت کے منافی ہون جس طرح عیسائی
(۲) اور آریہ وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت پر اعتراض کرتے ہین۔ اور مسلمان ان اعتراضات کو اٹھاتے ہین۔ پس ٹھیک اسیطرح ہم ایک

جلسہ مین نبوت مرزائیہ پر معترض ہوتے ہیں۔ اور ان اعتراضات کے جوابات دینے کو آپ (حکیم صاحب) تشریف لاوین۔ یا کسی وکیل کو (ایک کو یا کئی ایک کو) بھیجین"۔ بلفظہٖ صفحہ ۲ کالم دوم سطر ۱۲ تا ۱۸

یہان کھول کر بتا دیا ہے کہ جسطرح ایک عیسائی منکر نبوت محمدیہ اور آریہ منکر سلسلۂ رسالت نبوت حقہ پر اعتراض کرتا ہے۔ ان ہی کے نقش قدم پر چلکر امرتسری عیسائی اور آریہ کا دل و جگر لیکر نبوت مسیح محمدی پر معترض ہوگا۔ اور احمدی بحیثیت مسلمان اس نو عیسائی و نو آریہ کے اعتراضات کو اٹھاوے۔ غرض ۲۴۔ مارچ کو تو مماثلت بہ آریہ و نصارے کا اقرار باللسان شایع کیا۔ اور ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو تصدیق بالقلب کرکے اپنی یہودیت بھی رجسٹرڈ کرا دی چنانچہ وہ تصدیق بالقلب یہ ہے۔ کہ

"ہمارا اور مرزائیوں کا فرق **عیسائیوں اور محمدیون یا موسائیون** (یعنے یہودیون) اور عیسائیوں کا سا ہے۔ جسطرح ان دونون میں یہہ
(۳) تمیز ہے کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتا ہے۔ اسیطرح قادیانی امت ہم مسلمانون (انہیں عیسائیوں اور یہودیون) سے زیادہ مرزا صاحب کو رسول مانتے ہین" بلفظہٖ اہلحدیث ۲۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء صفحہ ۱ کالم دوم

لیجئیے! اب تو میدان صاف ہوگیا۔ امرتسری نے رجسٹری بھی کرادیا۔ کہ مرزائیوں نے ایک رسول اسیطرح زیادہ مان لیا ہے۔ جسطرح محمدیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عیسائیوں کے مقابلہ مین زاید رسول مانا ہے۔ اور حواریوں نے عیسٰے ابن مریم کو یہودیوں کے مقابلے مین زائد رسول مانا تہا۔ اور یہی مابہ الامتیاز ہے احمدیوں اور غیر احمدیوں مین احمدی مثیل صحابہؓ و حواریانؑ ہیں۔ اور غیر احمدی مثیل یہود و نصرانیان۔ الحمد للہ علی ذالک کہ دشمن رحمٰن اخی شیطان کی زبان سے ہی حق ظاہر ہوگیا ہے۔ اور عدو مبین امرتسری لعین نے ہماری بزرگی تسلیم کرکے وہ منصب ہمارا قرار دیا جو تصدیق الرسل۔ اور " ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین کہنے والوں کا تہا۔ اور اپنا مذہب تکذیب الرسل یعنے۔ لست مرسلا وبل نظنکم کاذبین " کہنے والوں کا قبول کیا جنکے حق مین یہ فتوے الہی صادر ہوچکا ہے۔ کہ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذالک سبیلا ہ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکفرین عذابا مھینا۔ اور خدا تعالیٰ کا بے انتہا فضل ہے اس قوم پر جس کا قدم والذین امنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یوتیہ من یشاء ہ

این سعادت بزور بازو نیست   تانہ بخشد خدائے بخشندہ

وائے برحال امرتسری جس کو شیطان نے ایسا گمراہ کیا۔ کہ ایک مامور من اللہ کی عداوت مین دین وایمان ظاہری کو بھی خیرباد کہنے پر مستعد ہوگیا۔ اور کھلے بندون یہودیت ونصرانیت کا اقبالی مجرم بنکر گروہ مغضوب وملعون وضالین مین فخریہ داخل ہوا۔ ربنا لا تجعلنا منھم آمین ہ

ہوا احمد سے تو منکر یہودیت تجھے بھائی

کہان سے تجھکو اے ظالم تری قسمت کہان لائی

یہودی۔ آریہ۔ عیسائی بن کے کیا لیا تونے

بجز قہر الٰہی کونسی جاگیر ہاتھ آئی

یہودیت سے تھا انکار ابراہیم مسلم کو ہ

نفی نصرانیت کی ہے۔ خدا نے اس سے فرمائی

مگر تونے اسی کو ہے کیا منظور خوش ہوکر

پرائی بدشگونی مین ہے اپنی ناک کٹوائی

ہ وما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما ہ

بقیہ نوٹ کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہین۔ اور بعض سے انکاری ہیں جیسے یہودی اور عیسائی (یا امرتسری مثیل یہود و نصارے۔ احمدی) اور چاہتے ہین۔ کہ اس کے بیچ بیچ میں راہ نکالین۔ ان لوگوں کو سخت ذلت پہنچیگی۔ یہی لوگ پکے کافر ہین۔ گو یہ اپنے آپ کو (اہلحدیث) اور مومن کہین (اور اب تو وہ خود مثیل آریہ ویہود وعیسائی۔ ہونے کا اقبال کرتے ہین۔ احمدی) انہیں کافرون کے لئے ہمنے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے۔ بلفظہ تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۲۰٦

عداوت میں مسیحا کی تھیں ان کا بنا ظالم
کہ جن پہ بیٹے داؤد نے لعنت تھی برسائی
چلا نقش قدم پر قاتلان انبیاء کے تو
کبھی ہے آریہ بنتا کبھی بنتا ہے موسائی
عجب یہ کام تکذیب الرسل کا ہے لیا تو نے
کہ جس سے ہونگے خوش دوزخ میں سب تیرے بڑے بھائی
وہی منصب کیا اپنے لیے تو نے مقرر ہے
جسے انجام دیتے تھے یہودی اور عیسائی
نمونہ تو نے ہے اپنے سلف کا آج دکھلایا
ترقی خوب یہ معکوس تو نے بے وفا پائی
مبارک تھا جو آیا نام پاکر ابن مریمؑ کا
غلامی سے محمدؐ کی ملی جس کو مسیحائی
ہے حسرت تجھ پہ اے جاہل نہ اب تک تو نے پہچانا
بخاری نے تھی اس کی ایک پہچان بتلائی

ملہ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان داؤد و عیسیٰ ابن مریم ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷ ملہ اور جو لوگ اللہ کی توحید کو اور اس کے سب رسولوں کو مانتے ہیں ۔ اور ان میں سے کسی رسول کے ماننے میں تفرقہ نہیں کرتے کہ بعض کو نہ مانیں انھیں اللہ قیامت کے دن انکے کاموں کے بدلے مناسب ان کو بخشیگا ۔ اور ان کے سب گناہ معاف کریگا اس لیے کہ اللہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے ۔ بلفظہ تفسیر ثنائی

عبث ہے انتظار ابن مریم تجھکو اے ناداں
نہ کر تو آل اسرائیل کے مانند خودرائی
بڑھا کر بندہ ناچیز کو معبود ٹھہرایا
خدا کے پاس کرسی عرش پر ایک اور بچھوائی
بشر مصداق الان کما کان کا ہو کیونکر
پھر اس پر رفع جسمانی یہی ہے تیری دانائی
اسی کی آمد ثانی کی تو نے اڑ پکڑی ہے
یہ کیا دیوانگی ہے کیوں بنا جاتا ہے سودائی
ستم ہے علم و عقل و ہوش کھو کر تو ہوا رسوا
ترے پیچھے ہی پیچھے ہر جگہ پھرتی ہے رسوائی
ہزاروں ہو گئے عیسائی تیرے اس عقیدے سے
کروڑوں ہو گئے ملحد مگر تجھ کو نہ عقل آئی
گئے وہ دن کہ جب گندم نمائی جو فروشی سے
بنا لیتا تھا کام اپنا دکھا کر اپنی رعنائی
تری پردہ دری کے واسطے ہے **احمدی** نکلا
کہ جس نے خوب کر دی ہے تمہاری راز افشائی
صداقت مان لے اب بھی مسیح قادیانی کی
وگرنہ یاد رکھ کمبخت شامت تیری اب آئی
یہودی۔ آریہ۔ کیوں ہو کے منکر فخر کرتا ہے

ابھی پرسوں انہیں ہنستا تھا سارے کا بھی ہی بہائی
مقابل امتحاں ای کی ہو سکے آخر منہ کی کھا بیٹھا
نہ ہونگی شرم کچھ ای رہبری قوم سے رسوائی

پیارے ناظرین! آپ نے فریقین کی پوزیشن تو یقین ہے اب اچھی طرح سمجھ لی ہوگی۔ مگر ہم دوبارہ اس کو دلنشین کرنے کے لیئے بتا دیتے ہیں۔ تاکہ آپ بخوبی یاد کرلیں۔ اور آئندہ امور متنازعہ فیہا میں کا فیصلہ باسانی کرسکیں۔ سنیئے۔ امرتسری اہلحدیث نے کھول کھول کر لکھ دیا ہے۔ کہ منکرین رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مصدقین حضور میں وہی نسبت ہے۔ جو ایک عیسائی اور محمدی یا یہودی اور عیسائی یا آریہ اور مسلمان میں ہے یعنی مصدقین مرزا صاحب کی مثال ایک محمدی ایک حواری ایک مسلمان کی ہے اور مکذبین حضرت اقدس کی ایک عیسائی ایک یہودی ایک آریہ کی ہے۔ پس جسطرح کہ ایک عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اسیطرح امرتسری عیسائی اور اس کے ہمخیال مرزا صاحب کے منکر ہیں۔ اور جسطرح کہ ایک یہودی مسیح اسرائیلی کا مکذب ہے۔ اور جسطرح کہ ایک آریہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے انکاری ہے۔ بعینہ امرتسری آریہ احمد مجتبیٰ مسیح قادیانی علیہ السلام سے انکاری ہے۔ اور جسطرح کہ مسیح اسرائیلی کو نبی ماننے والا یہودی کے مقابلے میں ایک زائد رسول مانتا ہے۔ اسیطرح مسیح محمدی کو ماننے والا امرتسری یہودی کے مقابلہ میں ایک زائد

رسول مانتا ہے۔ اور جسطرح کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بمقابلہ ایک عیسائی کے محمدی نے زائد رسول مانا ہے۔ ویسا ہی احمدی نے امرتسری عیسائی کے مقابلے میں احمد علیہ السلام کو ایک زائد رسول مان رکھا ہے۔ اور جسطرح کہ ہر ایک رسول اللہ کو جو از آدم تا ایندم جسقدر بھی خدا کے مامور ہوئے ہیں ایک مسلمان نے بمقابلے آریہ کے صادق اور نبی مانا ہوا ہے۔ اسیطرح امرتسری آریہ کے مقابلے میں احمدیوں نے تمام انبیاء کو راستباز اور رسول مان لیا ہے۔ یہ ہے تفصیل ثنائی اقرار نمبر ۱ و ۲ و ۳ کی جو اہلحدیث اخبار سے ہم بالفاظ امرتسری اوپر نقل کر آئے ہیں۔ اوپر نمبر بھی دے آئے ہیں۔ علاوہ جانبین کی پوزیشن قائم کرنے کے ضمناً امرتسری یہودی نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بھی گواہی دیدی ہے۔ جس کے ہم تہ دل سے شاکر ہیں اور وہ گواہی اس طرح ہے۔ کہ عند اللہ و عند المسلم یہ مسلّم ہے۔ کہ عیسائی کے مقابلے میں ایک محمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول ماننے میں برسرحق ہے اور یہودی کے مقابلے میں ایک حواری مسیح اسرائیلی کو نبی و رسول ماننے میں صادق ہے اور آریہ کے مقابلے میں ایک مسلمان تمام نبیوں اور رسولوں کو راستباز ماننے میں سچا ہے۔ پس ٹھیک اسیطرح حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ماننے والے صادق ہیں راستباز ہیں۔ برسرحق ہیں سچے ہیں۔ کیونکہ یہ مثیل ہیں۔ ایک محمدی کے ایک حواریؑ کے ایک مسلمان کے۔ اور جسطرح کہ عیسائی منکر نبوت محمدؐ یا در سالتی

مکذب رسالت ابن مریمؑ اور آریہ کافر سلسلہ نبوت عند اللہ وعند المحمدی . معاند الحواری و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذب ہے . جاہل ہے . شیطان ہے . مردود ہے مطرود ہے . مغضوب ہے . مرعوب ہے . ملعون ہے . ٹھیک اسی طرح منکر نبوت و رسالت مسیح محمدی جو عیسائی ہے . موسائی ہو آریہ مجنون ہے کاذب و مردود و ملعون ہے . اور جس طرح ایک محمدی ایک حواری ایک مسلمان زائد رسول ماننے مین کاذب نہین ہے . اسی طرح ایک احمدی زائد رسول ماننے مین کاذب نہین .

بول او امرتسری یہودی ! یہ استدلال کیسا زبردست اور دندان شکن ہے . اور بتا او امرتسری نصرانی ! یہ مماثلت و مطابقت کیسی مسکت و عام فہم ہے . اور کہہ او امرتسری آریہ یہ جواب کیسا مطابق واقعات اور مبنی بر مسلمات ہے ؟ اگر ہے . تو بلا چون وچرا تسلیم خم کر دے . اور مسلمان بن جا . اگر نہیں تو ذیل کے سوالات کا صحیح اور سچا جواب دے ؟ کہ

۱ محمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی صادق اور ایک زائد رسول ماننے میں سچا ہے یا نہیں . اور اس کے مقابلے میں عیسائی معترض کاذب ہے . یا نہیں ؟

۲ ایک حواری مسیح اسرائیلی کو خدا کا رسول اور زاید نبی ماننے مین صادق ہے . یا نہین . اور اس کے مقابلے مین یہودی معترض جھوٹا ہے یا نہین ؟

۳ ایک مسلمان تمام نبیوں کو خدا کا فرستادہ ماننے میں برحق ہے یا نہین . اور اس کے مقابلہ مین آریہ معترض مردود و ملعون ہے یا نہین ؟

۴ تو نے اپنا منصب ایک آریہ ایک یہودی ایک عیسائی کا اور بجا ایک محمدی . ایک حواری . ایک مسلمان کا قرار دیا ہے . یا نہین ؟

۵ اگر دیا ہے . توجس صورت مین تیرے بڑے بھائی آریہ یہودی اور عیسائی ایک زائد رسول ماننے والے کے مقابلہ میں مفتری اور کذاب اور ملعون و مردود ہیں . تو تیرا بھی وہی حال ایک زاید رسول ماننے والے احمدی کے مقابلے مین جبکہ تو آریہ یہودی . عیسائی بنتا ہے . ہوگا یا نہین ؟

۶ اگر تیری یہودیت اور نصرانیت اس کہنے پر تجھے مجبور کرے . کہ تمام رسولون کی رسالت عموماً . اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم و مسیح ابن مریمؑ کی خصوصاً چونکہ ثابت شدہ نبوت ہے . اس لیئے . ان کا منکر اور مکذب لاریب ملعون ہے . مگر مرزا صاحب علیہ السلام کی رسالت ثابت نہیں . اس لیئے ان کے مکذب کا وہ حال نہیں ہوگا . تو اس کے متعلق ذیل کے سوالات کا جواب دے

۷ کہ . تمام رسولون کی رسالت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح ابن مریمؑ کی نبوت کس کے نزدیک ثابت شدہ ہے ؟ آیا . آریون کے یا عیسائیون کے . یا یہودیون کے ؟

امر بدیہی ہے۔ کہ مذکورہ بالا تمام رسالتیں۔ انہی کے نزدیک ثابت شدہ ہین۔ جو ان کو رسول اور نبی مان چکے ہین۔ آریوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں کے نزدیک ثابت شدہ نہیں۔ اب خود ہی فیصلہ دے۔ کہ جس حالت مین ہر ایک رسالت صرف ماننے والے کے نزدیک ہی حق و راست ہے اور مصدق کا ایمان ہی۔ مکذب کے مردود و مطرود ہونے کی دلیل ہے تو پھر مرزا صاحب علیہ السلام کی نبوت و رسالت کو بھی اس پر قیاس کر کے کیون نہ مانا جائے۔ کہ مصدقین حضور مغفور لامع النور کے نزدیک چونکہ آپ کی صداقت کالشمس فی النہار ثابت ہے۔ گو تو آریہ تو یہودی کے نزدیک نہ ہو لہذا آپ کے مکذب و مکفر لاریب مخذول و مغضوب و ماخوذ ہیں۔ اور آپ صادق و مصدوق و مرحوم ماجوابکم فہو جوابنا

چھڑائے سے نہ چھوٹیگا ارے ظالم نہ بن جاہل
وفادارونکے خون کا داغ کیا دہبہ ہے کیچڑ کا

سن او امرتسری یہودی جبکہ فریقین کی پوزیشن معلوم ہو گئی۔ اور طرفین کے منصب قایم ہو چکے۔ تو ہم اب تیرے اس سوال کا جواب بھی دیتے ہیں جس کو تو نے اپنے اعمال نامہ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء میں کیا ہے جس کے اصلی الفاظ اوپر نمبر ۲ مین نقل ہو چکے ہین جس مین تو نے پوچھا ہے۔ کہ

"ہمارا حق ہے یا نہیں۔ کہ ہم ٹھیک اسیطرح جس طرح عیسائی آریہ وغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر

اعتراض کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی نبوت پر معترض ہوں۔ اور آپ بحیثیت مسلمان ان اعتراضات کو اٹھائیں"

ہان! ایسی حالت میں جبکہ آپ آریہ اور یہودی بنے ہین بے شک آپ کا حق ہے۔ کہ شوق سے یہودیانہ ڈیوٹی بجا لائین بے شک آپ یہودیانہ۔ عیسائیانہ۔ آریانہ اعتراض کرتے رہیں۔ وہ تمام حقوق جو ایک یہودی اور آریہ اور عیسائی۔ دشمن انبیا اسلام کو حاصل ہین۔ آپ کو بھی ہین۔ جو حق تکذیب الرسل کا ان کو تھا۔ وہی آپ کو ہے جس طرح یحرفون الکلم عن مواضعہ وہ کرتے تھے آپ بھی کر سکتے ہین جو قول انا قتلنا المسیح عیسے ابن مریم ان کا تہا۔ وہی آپ کا بھی ہے غرضیکہ آپ شبراً بشبرٍ ذراعاً بذراعٍ نعل بالنعل ان کی ریس کرین اور کر رہے ہین۔ لیکن یہ تو فرمایئے ہمارا منصب جو آپ نے ایک محمدی ایک حواری ایک مسلمان کا قایم کر دیا ہے۔ ہمیں بھی حق حاصل ہے۔ یا نہیں کہ ہم بھی آپ کے اعتراضات کو اسیطرح اٹھاوین جسطرح ایک محمدی عیسائی کے اور ایک حواری۔ یہودی کے۔ اور ایک مسلمان آریہ کے اعتراضات کو اٹھاتا ہے۔ اور ہمکو وہ تمام حقوق حاصل ہین یا نہیں۔ جو مطابق قرآن موافق اسلام مصدقین الرسل کو حاصل ہین؟

امید ہے کہ آپ اس کا جواب باصواب دیکر مشکوری کا موقعہ دینگے اور ساتھ ہی ذیل کے سوالات کو بھی حل کر دینگے۔ تا کہ آپ کے یہودیانہ عیسائیانہ۔ آریانہ اعتراضات کے جواب دینے مین وہ حل کارآمد ہو سکے

وہ سوال یہ ہین :—

ا آپ ان تینوں جونوں یعنے عیسائی۔ یہودی۔ آریہ کو ایک ہی دفعہ بھگتیں گے۔ یا باوقات مختلف؟

ب۲ اگر ایک ہی دفعہ بھگتین تو یہ ناممکن ہے کیونکہ اجتماع نقیضین لازم آتا ہے۔ جو محال ہے۔ یہودی اور عیسائی مین نقیض ہے۔ اور پھر عیسائی یہودی۔ آریہ مین اختلاف ہے بنابرین باوقاتِ مختلف ہی ان جونون میں آپ داخل ہوں گے۔ ایسی صورت مین کونسی جون مین پہلے جلوہ افروز ہونگے؟

ج۳ ترتیب زمانی تو اس کی مقتضی ہے۔ کہ آپ پہلے آریہ کے چکر میں آدین۔ پھر یہودی کے لباس مین پھر عیسائی کے قالب مین۔ کیونکہ اسی طرح یکے بعد دیگرے ان کا ظہور ہوا ہے۔ یہ ترتیب اگر پسند خاطر شریف ہو۔ تو پھر فرمایئے۔ کہ آریہ جون مین ہوکر آپ جب ہم پر معترض ہونگے۔ اس وقت تمام سلسلہ نبوت سے منکر ہوں گے۔ یا صرف نبوت مسیح موعودؑ سے؟ ایسا ہی جب ترقی کرکے یہودی جسم اختیار کرینگے۔ اس وقت مسیح اسرائیلی و نبی عربی علیہم الصلوٰۃ سے بھی انکاری ہونگے۔ یا صرف مسیح محمدی سے ہی؟ ایسا ہی جب آگے قدم بڑھا کر نصرانی قالب قبول کرینگے اس وقت رسالت محمدیہ سے بھی ابا ہوگا۔ یا صرف

صداقتِ احمدیہ سے ہی؟

د اگر صرف مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت و رسالت کے ہی مکذب ہونگے۔ نہ دیگر انبیا کے۔ تو یہ ترجیح بلا مرجح ایک ایک آریہ ایک یہودی۔ ایک عیسائی سے کیونکر جائز ہے

ھ یہودیوں کے مسیح اسرائیلی پر اور عیسائیون کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آریون کے سب رسولون پر جو اعتراض ہوتے ہیں۔ ان کے جو جواب مسلمانون کی طرف سے دیئے جاتے یا دیئے جائین گے۔ ان مین یہ بھی شرط ضروری ہے۔ کہ جب تک معترض ان جوابات کو تسلیم نہ کرلے اس وقت تک وہ جواب جواب نہیں سمجھے جائین گے؟

و۶ اگر یہ شرط نہیں ہے تو کس معیار سے سمجھا جائے کہ عیسائی معترض کا اعتراض باطل ہوچکا۔ اور مسلمان کا جواب صحیح ہے اور وہ معیار تصدیق عقلی ہے۔ یا نقلی؟ اگر عقلی ہے۔ تو یہودی۔ آریہ۔ عیسائی معترض کی عقل سے جانچا جائے گا۔ یا محمدی حواری مسلمان مجیب کی عقل سے۔ یا ہر دو کے اتفاق سے؟ اور اگر وہ تصدیق معیار نقلی ہے۔ تو مسلمہ فریقین ہونا چاہئے۔ یا صرف ایک فریق کا مسلمہ۔ اگر ایک فریق کا مسلمہ ہوگا تو معترض کا یا مجیب کا ہوگا۔؟

ز ایک آریہ سلسلہ رسالت پر ایسے اعتراضات کرتا ہے۔ کہ

جس سے وہ سرے سے نفس رسالت کا ہی منکر ہو جاتا ہے اور ایک یہودی نبوت مسیح اسرائیلی کے منافی اعتراضات کرتا ہے۔ اور ایک عیسائی رسالت محمدیہؐ پر وہ اعتراض کرتا ہے۔ جو منافی رسالت نبی عربی سلام علیہ کے ہوتے ہیں اس کے جواب میں مصدق رسل اپنے علم میں ان اعتراضات کو اٹھاتا ہے۔ لیکن آریہ - یہودی - عیسائی - معترض اس کے کسی جواب کو صحیح نہیں قرار دیتا۔ اور نہ خاموش ہو جاتا ہے بلکہ جوابوں پر بھی مضحکہ اڑاتا بخیال خود جرح و قدح کرکے تمام جوابوں کو مجروح سمجھ لیتا ہے۔ تو ایسی حالت میں نبوت محمدیہ و رسالت مسیحیہ باطل ہو جائے گی۔ اور مصدق کے تمام جوابات فضول و لچر و ناقابل غور قرار پائیں گے یا بحال خود صحیح و معقول متصور ہو کر مثبت سلسلہ نبوت و رسالت محمدیہ و نبوت مسیحیہ ہونگے ؟

اگر شق اول ہے کہ معترض کا جوابوں کو صحیح نہ قرار دینا نبوت محمدیہ و مسیحیہ کو باطل کر دیتا ہے۔ تو پھر کونسا ذریعہ اثبات رسالت کا ایک مصدق رسالت کو مکذب کے سامنے پیش کرتا ہوگا جس سے مکذب مصدق ہو جائے یا ساکت اور اگر شق ثانی ہے۔ کہ معترض کا جوابات سے انکار یا ان کو غیر صحیح کہنا نبوت محمدیہؐ و مسیحیہ کو باطل نہیں کر سکتا۔ اور نہ

جوابات مصدق کو لچر و ناقابل غور قرار دے سکتا ہے بلکہ سب دلائل مصدق مجیب کے بحال خود قایم رہ کر مثبت نبوت محمدیہ و مسیحیہ سمجھے جائیں گے۔ تو یہ شق آپ کو ذرا بھی مفید اور ہم کو رتی بھر مضر نہیں آپ پوری یہودیت کامل نصرانیت سے یہودیانہ اعتراض کریں۔ عیسائیانہ معترض ہوں۔ آریانہ بہتان لگائیں۔ ہم محمدیانہ احمدیانہ مسلمانانہ جواب دے کر۔ تمام اعتراضوں کو باطل کریں گے۔ اس پر آپ اگر ہمارے جواب نہ مانیں۔ تو کیا اس سے احمد ے کے جوابات کمزور اور ناقابل غور ہو سکتے ہیں۔ یا آپ کے انکار و عدم تسلیم جوابات سے رسالت مسیح محمدی علیہ السلام باطل کہلا سکتی ہے۔؟ جیسا کہ آپ کے اسلاف اصیل یہود و نصاریٰ و کدیہ نے باوجود جوابات پانے کے کسی رسالت کو بھی باطل اور جوابات کو ناقابل نہیں کر دیا۔ ٹھیک اسیطرح ان کے مثیل بھی جس کو انکی مماثلت کا زبانی اقبال بھی ہے اگر جوابات پاکر منکر و مکذب ہی رہیں۔ تو ہمارا کیا نقصان ہے اور ان کا کیا فائدہ ؟

براہ مہربانی ان سوالوں کا معہ پچھلے سوالون کے جواب عطا فرماکر اپنی فاضلانہ قابلیت اور مناظرانہ لیاقت کا اظہار کیجئے۔ مگر ساتھ ہی اپنا وہ گندہ شعر جو شراب کی بدمستی میں میکدے سے نکلتے ہوئے

آپ گا یا کرتے ہین۔ یاد کرکے بقائمی ہوش و حواس جواب لکھنا۔ وہ شعر بہی یاد دلا دوں۔ شاید بے ہوشی مین یاد نہ رہا ہو۔ تو سن لیجئے۔ وہ یہ ہے

سنبھل کر پاؤن رکھنا میکدے مین شیخ جی صاحب (رسالہ اہلحدیث ۱۲ ... ۱۹۱۱ء)
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہین نا

اور احمدی کا جواب بہی اس کے متعلق ملاحظہ فرما لیجیے ؎

بدکار میکدہ کی تجہے سوجہتی ہے خوب ۔۔۔ پاکیزگی تو دیکھتی پرہیزگار کی
مے خوار ہوشیار آیا ہی محتسب ۔۔۔ کوڑون سے جو اتاریگا مستی خمار کی

او امرتسری نادان۔ دشمن دین و ایمان

مسیح موعود کے مقابلے مین تو نے یہودی۔ عیسائی اور آریہ بنکر بجز اپنی روسیاہی کے کیا حاصل کیا؟ تو نے آپ اپنے پاؤن کلہاڑا مار لیا۔ کہ لعنتی منصب بہی قبول کیا۔ اور تکذیب الرسل کا چارج بہی لیا۔ مگر نتیجہ خسر الدنیا والاخرۃ ہی ملا۔ بدقسمتی سے پہلے شیر پنجاب کا ٹائٹیل پایا تو وہ بہی ذلیل کہ واحد العین رنجیت سنگہ دشمن اسلام کا مثیل کہلایا۔ بڑی جد و جہد سے خود اپنا منصب جو تجویز کیا۔ تو وہ یہودی مغضوبین اور نصارے ضالین اور آریہ ملعونین کا کیا۔ لعنۃ اللہ علیہم اجمعین

اب دیکھہ۔ تیری کیسی گت بنتی ہے۔ اور آریت و یہودیت و عیسائیت تجہے کیسا ذلیل کراتی ہے۔ ؎

ہوا امرتسری ابن جا خدا کی یہ عنایت ہے ۔۔۔ اوڑا ہوش و حواس اسکا نہ اس کے دلکو راحت ہے
بہوا مایوس ہوکر اب شیطان سب کہا گیا ۔۔۔ سلسل کامیابی کی حق کی اک علامت ہے

ایک بات اور قابل ذکر ہے۔ جو امرتسری کے عبد الشیطان ہونیکی بین دلیل ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خاص امرتسری نے جب سے نماز پڑہنی شروع کی ہے۔ سورہ فاتحہ کو ہر ایک رکعت اور نماز میں اگر پنجگانہ نماز مین ادا کرتا رہا ہے تو ضرور پڑھا ہو گا۔ اور فاتحہ پڑہتے ہوئے یہ دعا بہی ضرور زبان سے نکالی ہو گی۔ کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ۵ اور اس دعا مین یہ درخواست کی گئی ہے "کہ اے مولا- دین مین ہمین سیدہی راہ پر پہنچا۔ اور اگر یہی ہے۔ کہ جسپر ہم ہین- تو اسی پر ہمین قایم رکھہ۔ اے ہمارے مولا ہماری یہ آرزو نہین۔ کہ جس راہ کو ہم ناقص العقل سیدھی سمجہیں۔ یا ہمارے اور بھائی اچھی جانین۔ وہ دکھا حاشا و کلا۔ بلکہ ان بزرگون کی راہ پر پہنچا۔ جنپر تو نے بوجہ ان کی دینداری کے بڑے بڑے انعام کیتے۔ اور عطیات دیتے۔ اور مہربانیاں مبذول فرمائین نہ ان بے ایمان لوگون کی جن پر ان کی بے ایمانی کے سبب سے غضب کیا گیا۔ جیسے یہودی وغیرہ۔ اور نہ ان لوگون کی جو بوجہ اپنی کوتاہ اندیشی کے گمراہ ہین۔ جیسے عیسائی وغیرہ۔ اے ہمارے مہربان مولا۔ ہم عاجز بندون کی یہ التماس مخلصانہ قبول فرما" بلفظہ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۲۰ و ۲۱

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا امرتسری یہودی کی یہ مخلصانہ التماس قبول ہوئی یا نہیں؟ اس کی تحقیق کا آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم داعی کے اقوال سے ہی ثبوت پیش کرین۔ کہ اس کی دعا قبول ہوئی یا نہیں۔ اس دعا

ہین یہ چاہا گیا ہے۔ کہ

۱ داعی یعنے سایل اور دعا کرنے والے کو سیدہی راہ پر پہنچایا جاوے۔

۲ یعنے اس راہ پر پہنچایا جائے۔ جس راہ پر چلنے والوں نے بڑے بڑے انعام پائے۔

۳ اور اس راہ سے بچایا جاوے۔ جو بے ایمان یہودیوں اور گمراہ عیسایئوں وغیرہ کی ہے۔ وغیرہ ہیں آریہ۔ ہندو وغیرہ سب آگئے۔

کیا خائن امرتسری کی یہ دعا قبول ہوئی ؟ کیا وہ منعم علیہم یعنے انبیا وصدیق وشہدا وصالحین کی راہ پر پہنچایا گیا۔؟ اور کیا بے ایمان یہود وگمراہ عیسائی وملعون آریہ کی راہ سے بچایا گیا۔؟ ان تینوں سوالوں کا جواب ایک ہے کہ ہرگز یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ ثناءاللہ نے خود اس کی عدم قبولیت پر مہر لگادی ہے۔ جب کہ اس نے اعلان کردیا۔ کہ

"ہمارا (یعنے ثناءاللہ کا) اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں اور محمدیوں اور موسائیوں اور عیسائیوں کا سا ہے"۔ بلفظہ

لہذا سوال دوم وسوم کا صاف جواب ہاتھ آگیا کہ آجتک جتنی دفعہ بھی یہ دعا امرتسری خبیث نے طوطے کی طرح رٹی ہے وہ بالکل رد ہوگئی اور اسکو منعم علیہم مین نہین پہونچایا گیا۔ بلکہ مغضوب

وضالین کا مثیل بنایا گیا کیونکہ وہ انہین کے نقش قدم پر چلا۔ اور اس نے خود اپنی مماثلت کا ایک یہودی اور ایک آریہ اور ایک عیسائی کے ساتھ اقرار کرکے وما دعاء الکافرین الا فی ضلال کا ثبوت دیدیا

بالمقابل اس عبدالرحمن عدو الشیطان کو دیکھو جسکی یہی دعا اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم مقبول ومنظور ہوکر وہ منعم علیہم گروہ کا مثیل بنایا گیا۔ اور اس کو جری اللہ فی حلل الانبیاء کا معزز خطاب اور ابن مریم کا مکرم لقب اور مسیح الموعود کا معظم عہدہ اور مہدی مسعود کا جلیل القدر رتبہ عطا فرمایا گیا ✻

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وخلفاء محمد وبارک وسلم

او انجدیو ایہودیو اوہابیو!

بتاؤ تو سہی۔ کہ دو شخص بحضور رب العالمین رحمن ورحیم ایک ہی درخواست بطریق دعا بدین مضمون۔ کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پیش کرتے ہیں۔ اور مضمون درخواست بہی وہ ہے۔ جو مصدقہ مالک یوم الدین ہے۔ جس درخواست کا مطلب بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ہمکو ان کا مثیل بناوے۔ جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ اور وہ منعم علیہم کون ہین۔؟ ان کا نشان وپتہ سورہ النساء کے رکوع ۹ مین یہ

بتایا گیا ہے۔ کہ الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین و الشھداء والصلحین" وہ نبی صدیق شہید اور صالحین ہیں۔ اور یہ بھی دعا اسی درخواست مین کی گئی ہے۔ کہ ان کا مثیل نہ بناؤ۔ جن پر تیرا غضب نازل ہوا ہے۔ اور جو گمراہ ہین مغضوب سے بالاتفاق یہودی اور ضالین سے عیسائی وغیرہ مراد ہین۔ بعد ازین درخواست مذکور کی سماعت اور دعا کی قبولیت وعدم مقبولیت کا ہر دو شخص اپنے اپنے افعال واعمال واقوال سے یوں ثبوت دیتے ہین بلکہ

ایک داعی یعنے درخواست دہندہ علی رؤس الاشہاد کہتا ہے کہ میری التجا اور گذارش کہ اے رب العزت مجھے منعم علیہم کا مثیل بناوے منظور ہوکر حکم صادر ہوا۔ کہ جعلناک المسیح عیسی ابن مریم۔ ہم نے تمکو جیسے ابن مریم کا مثیل بنایا۔ اور چودہوین کا قمر الانبیاء اور مجدد الوقت کر دیا اور للکار کر کہہ دے منم مسیح ببانگ بلند میگویم۔

دوسرا۔ سائل جس کی بھی یہ ہی درخواست تھی۔ وہ اعلان کرتا ہے۔ کہ مدعی مثلیت مسیح کے مقابلے مین میرا منصب ایک آریا ایک یہودی ایک عیسائی کا ہے۔ پس بتاؤ کس کی دعا اور درخواست منظور ہوئی اور کسکی مردود؟ آیا اس کی جو مثیل مسیحیت کا مدعی ہوا اور لاکھون نے اس کے دعوے کو تسلیم کر لیا۔ یا اس کی جو یہودیت اور نصرانیت کا انفعالی ہوکر ان کی مماثلت پر فخر کرتا ہے؟

ایک اور طرح سے سمجھ لو

احکم الحاکمین ایک سرکلر جاری فرماتے ہین۔ اور اپنے وائسرائے کو اس سرکلر کے تمام رعایا کو سنا دینے کا اس طرح حکم دیتے ہین کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم یعنے تو (اے محمدؐ) کہدے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میرے پیچھے چلو۔ خدا تم سے محبت کرے گا۔ اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔ خدا بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۱۷ اور ساتھ ہی اس بشارت اور انعام کا اعلان کرتے ہین۔ کہ من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین و الصدیقین والشھداء والصلحین۔ وحسن اولئک رفیقا ذالک الفضل من اللہ وکفی باللہ علیما ۵ یعنے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ وے ان لوگون کے ساتھ ہونگے جنپر خدا نے انعام کئے ہیں۔ یعنے اللہ کے نبی اور صدیق اور شہید اور نیکوکار۔ اور یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہین۔ انکی صحبت مین رہنے والا بھی وہی انعام پاوے گا۔ جو ان کو ملے گا۔ یہ مہربانی خاص خدا کی طرف سے ہوگی۔ بلفظہ تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۱۸۲

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا امرتسری یہودی تحبون اللہ اور یحببکم اللہ کا مصداق بن کر یطع اللہ والرسول پر عمل کرکے

منعمین کی رفاقت سے مشرف ہو کر مورد انعام الہی ہوا۔ یا حضرت اقدس مسیح قادیانی علیہ السلام؟ اس کا جواب بھی ہر دم کے حال وقال سے بخوبی مل جاتا ہے۔ چنانچہ مسیح قادیانی امام ربانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین۔ کہ ؎

ہست قرآن در رہ دین رہنما	در ہمہ حاجات دین حاجت روا
آن گروہ حق کہ از خود فانی اند	آب نوش از چشمۂ فرقانی اند
سیدِ شان آنکہ نامش مصطفےٰ است	رہبرِ ہر زمرۂ صدق وصفا است
تا بعش بحرِ معانی مے شود	از زمینے آسمانی میشود
ہر کہ در راہِ محمدؐ زد قدم	انبیا را شد مثیل آن محترم
تو عجب داری ز فوزِ این مقام	پائے بندِ نفس گشتہ صبح شام

بلفظہ الشریف ضیاء الحق صفحہ ۱ تا ۵

اور فرماتے ہین۔ کہ

”مین اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون جس کا نام ہے کر جھوٹ بولنا سخت بد ذاتی ہے۔ کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ مین نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانون کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پر ہوتے ہوئے پایا۔ اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ مین پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف

دعوت کرتا ہوں۔ کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانون کے انعام پاتے ہین“۔ بلفظہ الشریف تریاق القلوب صفحہ ۵ تا ۷

اور فرمایا ہے۔ کہ

”میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ملا ہے“

بلفظہ الشریف آئینہ کمالات اسلام ص ۲۷۷

ان اقتباسات سے بالتصریح ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام مماثلت انبیاء کے مدعی ہوئے۔ اور صاف طور پر اعلان فرمایا۔ کہ مین نے یحببکم اللہ کا ثبوت فاتبعونی پر عمل کر کے دیا۔ تو یحببکم اللہ کا مصداق بن کر منعمین کی رفاقت سے مشرف ہوا اور وہی انعام پایا۔ جو ان کو ملا تھا۔ اس کے مقابل امرتسری خبیث ایڈیٹر اہل حدیث کے قول اور اقرار ملاحظہ فرمایئے۔ جو بڑا مدعیٔ تبعیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ وہ کہتا ہے۔

۱ جو آیت یہودیوں کے حق مین تھی تحسبھم جمیعًا وقلوبھم شتی وہی ہمارے حق مین ہے۔ بلفظہ اہلحدیث ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹ صفحہ ۶

۲ "جتنے رسوم شرکیہ اور بدعیہ مسلمانون مین آجکل ہو رہے ہین وہ مولویون ہی کی مہربانی کا اثر ہے جو قرآن و حدیث پڑھے ہوئے ہین"

۳ قرآن مجید مین یہودیون کی مذمت کی گئی ہے۔ کہ کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہین۔ اور کچھ نہیں مانتے۔ افسوس ہے۔ کہ آج ہم اہل حدیثون مین بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے

بلفظہ اہلحدیث ۱۹ اپریل ۱۱ء صفحہ ۹

ان تین اقرارون سے تو یہ ظاہر ہوا۔ کہ مدعی عمل بالحدیث بالعموم اہلحدیث کو ان افعال کا مرتکب اور ان آیات کا مصداق قرار دیتا ہے۔ جو یہود نا مسعود کے لیتے ہین۔ مگر ۲۴۔ مارچ و ۲۸۔ اپریل ۱۱ء مین پہنچکر جب یہودیت کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ تو خود بدولت نے اپنے حق مین ہی مندرجہ ذیل فتوے دیکر اعلان کر دیا۔ کہ

"ہمارا اور مرزائیون کا وہی فرق ہے۔ جو آریون یہودیون اور عیسائیون کا مسلمانون سے ہے۔ کہ ایک رسول زاید مانتے ہین۔"

ناظرین! آپ غور فرمائین۔ کہ کبھی وہ شخص بھی جو تحبون اللہ و یحببکم اللہ کا مصداق بن کر یطیع اللہ والرسول کا عامل ہو۔ اپنے آپکو مثل آریہ و یہود و عیسائی قرار دے سکتا ہے؟ حاشا و کلا۔ کیا ایسا شخص بھی انبیاء و صدیق و شہدا و صلحا کا مثیل و رفیق کہلا سکتا

ہے۔ جو آریہ یہودی بننا ہو؟ ؎

مری تو ہے بات زہر اس کو وہ اس کے مطلب ہی کی نہ کیونکر
کہ اس سے جو التجا ہے کہنا غضب ہے اس کو وہی نہ کرنا
مدار ہے ناصحو! تم ہی پر تمام اب اس کی تسلی کا۔
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا!

تعجب ہے کہ امرتسری اثری کی مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے مین طالمودی یہودی۔ اور پولوسی عیسائی بنکر بھی تسلی نہ ہوئی۔ جو اس سے بھی وہ ترقی کرکے دیانندی آریہ بننے پر تیار ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریون سے ستواتر شکستین کھا کھا کر جب ذلیل ہوا۔ تو ناچار دیانندی آریہ بننا ہی پسند کیا۔ ؎

کند ہمجنس باہم جنس پرواز علاوہ ازین

اپنے پیارے دہرمپال کو دیکھکر بھی اس کے منہ مین پانی بھر آیا تب ہی تو آریہ سماج کو ابر رحمت بتایا۔ اور سگ زرد مدینہ شغال کو ابسلام مین پیارے دہرمپال۔ پیارے دہرمپال کہکر منہ بنکایا۔ اور آریہ سماج کو اپنے شدادی بہشت مین داخل فرمایا۔ ایک غیور مسلمان یکہ مصدق مومن انبیاء ایک تابع قرآن ایک مطیع سید الانس والجان صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسی قوم اور جماعت کے حق مین جس کی زبان نے خداوند کریم سے لیکر تمام برگزیدگان و مرسلان رحمٰن کو گندی سے گندی گالیان دے کر اپنے تئین کندہ دوزخ بنالیا ہو۔ اور کوئی

خانہ اعمال کا بغیر سیاہ کئے نہ چھوڑا ہو بہشتی ہونے کی دعا کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر آپ مندرجہ ذیل رائے کو پڑھ کر حیران ہونگے کہ امرتسری یہودی نے اپنی حمیت اسلامی اور غیرت ایمانی۔ اور قرآن خوانی و حدیث دانی کا کیا اچھا سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ جبکہ لکھا کہ

"گو ہماری رائے سے کوئی متفق ہو یا نہ ہو۔ مگر ہم تو اپنے وسیع تجربے کی بنا پر یہی کہتے ہین۔ اور کہینگے۔ کہ آریہ سماج اسلام اور اہل اسلام کے لیئے ابر رحمت ہے........ ...... اس لیئے دعا ہے کہ۔ آریہ سماج کو بہشت نصیب ہو۔ بلفظہ بقدر الحاجۃ اہلحدیث ۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء

آگے پہنچکر اس رائے پر زیادہ زور دیتے ہوئے ایک آریہ اخبار پرکاش کے ایڈیٹر کو لکھتا ہے۔ دیکھو اہلحدیث مورخہ ۱۱۔ فروری ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۱ کالم دوم

"یاد رکھیئے اہلحدیث (امرتسری خبیث) اس رائے (نامعقول) پر بڑی مضبوطی سے قایم ہے اور رہے گا۔ کہ آریہ سماج ابر رحمت ہے۔ مین آپ کو اس سے بھی مطلع کردون۔ کہ اہلحدیث کی نگاہ مین آریہ سماج کی کوئی حرکت بھی ناپسند نہین عام رائے مین آریہ سماج اس لیئے بُری ہے۔ کہ گندہ دہن ہے۔ مگر اہل حدیث نے اس کی گندہ دہنی سے جو فوائد دیکھے ہین۔ وہ کہنے مین نہین آسکتے۔"

{سب سے بڑا فائدہ تو یہ دیکھا۔ کہ آریہ سماج نے جب اسلام و بانی اسلام الف الف علیہ السلام کی تکذیب مین نامعقول اعتراضات بدزبانی کے ساتھ کیئے۔ تو خواہ مخواہ مسلمان کہلانیوالون کو رنج اور صدمہ ہوتا ہی تہا۔ ہوا انکی جیبیں کاٹنے کیلیئے بیہودہ اور لایعنی رسالے پوچ و پھر استدلالون سے سیاہ کرکے جو غلط در غلط نامون سے موسوم تھے اہلحدیث امرتسری خبیث نے لکھکر خاصہ ذریعہ آمدنی کا بنالیا۔ دوسرا فائدہ دم نقد یہ حاصل ہوا۔ کہ سماجیون نے جا بجا لیکچر دیکر اور مسلمانون کو مباحثے کے لیئے للکارنا شروع کیا۔ تو آن جناب نے اپنی ٹانگ اڑا یو میرفیس کا حیلہ نکال لیا جس کی کساد بازاری بفضل الہی دن بدن ہو رہی ہے۔ اور آیندہ انشاء اللہ آپ کو کوئی پوچھیگا بھی نہین۔ کہیئے یہی فائدے ہین۔ نا جو کہنے مین نہیں آسکتے۔ احمدی)

جو وجوہات آریہ سماج کو ابر رحمت قرار دینے کے بیان کیئے ہین۔ وہ نہایت بیہودہ اور لغو خلاف کتاب اللہ ہین جس سے مضمون نگار کی علم دین سے پوری جہالت اور قرآن مجید سے بکلی ناواقفیت ثابت ہوتی ہے۔ ہم نے ان وجوہات کو عمداً چھوڑ دیا ہے۔ اس وقت کے لیئے جبکہ امرتسری آریہ ہمارے اس مضمون کے جواب مین ان کو پیش کرے گا۔ تو انشاء اللہ ایسی منہ کی کھائیگا۔ کہ پھر منہ نہ آئے گا۔ مگر بہشت نصیب ہونے کی کوئی پوچ سے پوچ وجہ بھی نہین لکھ سکا۔ یہ دعا محض ہم جنسیت کے لحاظ سے بے ساختہ زبان و قلم سے سرزد ہو گئی ہے۔ امرتسری کا یہودیت

اور نصرانیت کو کافی نہ جان کر ضرورتاً آریہ بن جانے کا یہ بھی ایک باعث ہو
کہ اس کو دیانندیون سے بوجہ مفاد دنیوی دیرینہ تعلق ہے۔ اس لیئے
بھی یہ مقدس پوزیشن تکذیب الرسل والقرآن کی فخریہ قبول کرلی ہے تاکہ
فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا کی نظیر ایک اور ھمکو ملجائے

کیا ہے بے وفا فیصلہ اچھا مرے حق مین
یہودی نے کیا ہے پاک دامن خود مسلمان کا

چونکہ اشرالناس امرتسری نے اپنا منصب۔ آریہ۔ یہودی۔ عیسائی۔
کا ہمارے مقابلے مین قرار دیا ہے۔ اور بفضل الہی ہماری پوزیشن ایک مسلمان
محمدی کی قایم کی ہے۔ لہذا ہم مناسب سمجھتے ہین۔ کہ اپنی پوزیشن
کے مطابق اس نو آریہ نو یہودی۔ نو عیسائی پر اتمام حجت کردین
اسکے اپنی مسلمات سے ہی اسکو ملزم کرین۔ چونکہ امرتسری نے مسلمان کہلانے
کے زمانہ مین جو دلائل نبوت محمدیہ کے اپنے بھائی آریون۔ یہودیون
عیسائیون کے سامنے بیان کر کے اپنے علم مین رسالت محمدیہ کو
ثابت کیا ہے۔ اسی طریق سے ویسے ہی دلایل ہم ثنائی الفاظ مین ہی امرتسری
آریہ سابق مسلمان کے سامنے رسالت احمدیہ کے لیئے رکھتے ہین۔ دیکھین
ان کا کیا جواب دیتا ہے۔ پس سب سے پہلے ہم امرتسری کو دیانندی
آریہ کی جون مین داخل شدہ سمجھکر ان دلائل کو دیتے ہین۔ جو اس نے
اسلامی لباس مین ہوکر آریون کو دیئے تھے۔ بعد ازان جب یہودی
لباس اور عیسائی جامہ مین پیش ہوگا۔ تو وہ ثبوت آپ کے سامنے

اسلامی لباس مین ہوکر آریون کو دیئے تھے۔ بعد ازان جب یہودی
لباس اور عیسائی جامہ مین پیش ہوگا۔ تو وہ ثبوت آپ کے سامنے
رکھدین گے۔ جو اس نے محمدی بن کر یہود و نصارے کے سامنے
رکھا تہا۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

معززناظرین! ثناء اللہ ہداہ اللہ نے تفسیر ثنائی کے مقدمہ
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت آریون یہودیون
عیسائیون کے سامنے بخیال خود عقلی و نقلی پیش کیا ہے۔ چنانچہ ویسا
ہی ثبوت ہم صداقت احمدیہ کا پیشکرتے ہین۔ امرتسری نے جو دلیل
اول اجمالا بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"مقتضائے عقل ہے کہ جو شخص کل جہان سے مخالف ہوکر
من جانب اللہ مامور اور نبی ہونے کا مدعی ہوتا ہے۔ اس کی
حالت تین صورتون مین منحصر ہوتی ہے۔ یعنے یا تو وہ سچا ہی ہوتا
ہے۔ یا دنیا ساز۔ یا مجنون۔ پس اسی قاعدے سے ہم آپ کی
نبوت کی جانچ کرتے ہین۔ چونکہ آپ نہ دنیا ساز تھے نہ مجنون
اس لیئے شق اول ثابت ہوگی۔ ورنہ چوتھی صورت بتلانی ہوگی
جو ممکن ہی نہیں" بلفظہٖ مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۴ کالم پہلا

اس اجمال کی تفصیل مین دو فصلین امرتسری نے قایم کر کے فصل اول
مین تو مختصر انتظام ملکی کا بیان کر کے الزام جنون سے دامن نبوت کو پاک
کیا ہے۔ اور فصل دوم مین قرآن مجید سے اور احادیث سے بروایات اہلبیت

دانہ واج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین دنیا کی مذمت اور عقبے کی طرح میں چند آیات و روایات میں آپ کے خورد و نوش وغیرہ کے حالات بیان کیے ہیں۔ کہ آپ نے کبھی سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی۔ آپ کی زرع بوجہ قلت گذارہ بعوض چند سیر جو کے رہن تھی۔ اور آپ چٹائی کے بستر پر لیٹتے تھے آپ نے زکوٰۃ اپنے اور اپنی اولاد کے لیئے حرام کر دی۔ گو ان واقعات مجروحہ پر بہت کچھ کلام ہو سکتا ہے لیکن امرتزی نے ان کو دلیل نبوت گردانا ہے۔ اور ہم نے اسکے مسلمات سے اس کو ملزم بنانا ہے۔ لہذا بلاجرح اس کو چھوڑ کر ایسے ہی واقعات اور دلائل رسالت احمدیہ کے لیئے بھی پیش کر دیتے ہیں۔ چونکہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کی ذات مبارک پر بیدانگی کا الزام کسی دشمن نے نہیں لگایا اس لیئے ایسے وہم کی تردید کرنا فضول ہے۔ آئندہ اگر کوئی بدمعاش گندہ ناتراش خبط الحواس اشر الناس اس کا مدعی ہوگا۔ تو اس کی عقل درست کر دیجائے گی۔ سردست ہم ثنائی فصل دوم کے مطابق دلایل دیتے ہیں۔

فصل اوّل

۱۲ فروری ۱۹۱۶ء

مسیح موعود علیہ السلام کے زہد کا بیان

دلیل اوّل

حضرت عبدالکریم صاحب مرحوم جو آپ کے ہر وقت پاس رہنے والے اور دیوار بدیوار سکونت رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں۔ کہ محمود سلمہ الرب الودود کوئی چار برس کے ہونگے۔ کہ حضرت اقدس عموماً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے۔ میاں صاحب دیا سلائی لے کر بچوں کے ایک غول کے ساتھ اندر پہنچے۔ پہلے کچھ دیر تک آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے پھر جو کچھ جی میں آئی۔ ان مسودات میں آگ لگادی۔ اور آپ لگے خوش ہوتے تالیاں بجانے اور حضرت لکھنے میں مصروف ہیں۔ سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں آگ بجھ گئی۔ اور قیمتی مسودے آگ کا ڈھیر ہو گئے۔ حضرت کو سیاق عبارت کے ملانے کے واسطے کسی گذشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اس سے پوچھا خاموش اس سے پوچھتے ہیں۔ دبکا جاتا ہے۔ آخر ایک بچہ بول اٹھا۔ کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے۔ عورتیں بچے اور گھر کے سب لوگ حیران کہ اب کیا ہوگا۔ مگر حضرت مسکرا کر فرماتے ہیں خوب ہوا۔ اس میں اللہ تعالے کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔ اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے " صفحہ ۲۰ سیرت مسیح موعود (خدا پر ایمان)

مولوی صاحب مرحوم فرماتے ہیں۔ کہ حضرت کے بیٹھنے کا مکان ایسا معمولی ہے کہ زمانہ کی عرفی نفاست کا بانِ دادہ تو ایکدم کے لیئے وہاں بیٹھنا پسند نہ کرے میں نے بارہا وہ تخت لکڑی کا دیکھا ہے جس پر

آپ گرمیوں مین باہر بیٹھتے ہین۔ اس پر مٹی پڑی ہوئی ہے۔ اور میلا ہے۔ جب ہی آپ نے نہین پوچھا۔ اور جو کپڑے مٹی جھاڑ دی جب ہی آپ نے التفات نہیں کیا۔ کہ آج کیسا صاف اور پاک ہے صفحہ ۳۸ (بے رغبتی از دنیا)

آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالے خوب جانتا ہے۔ کہ ہمین کسی مکان سے کوئی انس نہیں۔ ہم اپنے مکانون کو اپنے اور اپنے دوستون مین مشترک جانتے ہین۔ اور بڑی آرزو ہے۔ کہ مل کر چند روز گذار کرلین صفحہ ۳۸ (بے رغبتی از دنیا)

لباس کا یہ حال ہے۔ کہ ایک پشمینہ کی بڑی قیمتی چادر ہے جس کی سنبھال اور پرتال مین ایک دنیا دار کیا کیا غور و پرداخت کرتا ہے۔ حضرت اسے اس طرح خوار کر رہے ہین۔ کہ گویا ایک فضول کپڑا ہے صفحہ ۳۹ (بے رغبتی از دنیا)

فرمایا۔ میرا تو یہ حال ہے۔ کہ پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے۔ کہ اتنا وقت ضایع جاتا ہے۔ یہ بھی کسی دینی کام مین لگ جائے صفحہ ۳۹۔ (محبت دین)

فرمایا کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کامون مین حارج ہو۔ اور وقت کا کوئی حصہ مجھے سخت ناگوار ہے صفحہ ۳۹ (محبت دین)

فرمایا۔ ہم دین کے لیے ہین اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہین۔ بس دین کی راہ مین ہمین کوئی روک نہ ہونی چاہیئے

صفحہ ۳۹ (محبت دین)

مولوی صاحب مرحوم راوی ہین۔ کہ آپ کے مزاج مین وہ تواضع اور انکسار اور ہضم نفس ہے۔ کہ اس سے زیادہ ممکن نہین۔ زمین پر آپ بیٹھے ہون۔ اور لوگ فرش پر اونچے بیٹھے ہون انکا قلب مبارک ان باتون کو محسوس ہی نہین کرتا صفحہ ۴۰ (تواضع ز گردن فرازان نکوست)

آپ نے فرمایا۔ کہ میرا مسلک یہ نہیں۔ کہ مین ایسا تند خو اور بھیانک بن کر بیٹھون۔ کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈرین جیسے درندے سے ڈرتے ہین۔ اور مین بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہون۔ مین تو بت پرستی کے رد کرنے کو آیا ہون۔ نہ یہ کہ مین خود بت بنون اور لوگ میری پوجا کرین۔ اللہ تعالے بہتر جانتا ہے۔ کہ مین اپنے نفس کو دوسرون پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی خبیث نہین صفحہ ۴۴ (اخلاق محمدی)

ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا۔ آپکی مسجد مین آیا۔ اور حضرت سے آپ کے دعوے کی نسبت بڑی گستاخی سے کلام کیا۔ اور تھوڑی سی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا۔ آپ اپنے دعوے مین کاذب ہین۔ اور مین نے ایسے مکار بہت دیکھے ہین۔ اور مین تو ایسے کئی بغل مین دبائے پھرتا ہون۔ غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے۔ مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ بڑے

سکون سے سنا گئے۔ اور پھر بڑی نرمی سے اپنی نوبت پر کلام شروع کیا صفحہ ۴۹ (تحمل و بردباری)

بارہا قسم کھا کر فرمایا۔ کہ ہم ہر ایک شئے سے محض خدا کے لیئے پیار کرتے ہین۔ بیوی ہو بچے ہون۔ دوست ہون سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالےٰ کے لیئے ہے صفحہ ۵۴ (تقوائے و عظمت الٰہی)

فرمایا ہمارا تو یہ اعتقاد ہے۔ کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے۔ تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا ہے۔ ہمپر ذرا بھی بوجھ نہین صفحہ ۵۰ (توکل علی اللہ)

فرمایا۔ ہمارے دوستون کو کس نے بتایا۔ کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ کہ کب آجائے۔ اس لیئے مناسب ہے۔ کہ جو وقت ملے اسے غنیمت سمجھین یہ ایام پھر نہ ملیں گے۔ خدا کے لیئے تلافی کرو۔ اور ان جھوٹے تعلقات کی بستگی سے دست کشی کرو صفحہ ۵۱ (دنیا سے دل برداشتگی)

ایک دفعہ آپ نے جالندھر کے مقام مین فرمایا۔ کہ ابتلا کے وقت ہمین اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلونکا خوف ہوتا ہے میرا تو یہ حال ہے۔ کہ اگر مجھے صاف آواز آوے تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہ کرین گے۔ تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ اس عشق و محبت الٰہی اور خدمت دین مین کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ اس لیئے کہ مین تو اسے دیکھ چکا ہون۔ پھر یہ پڑھا هل تعلم له سميا ....

صفحہ ۵۳ (کامل یقین و ایمان باللہ)

مولوی صاحب مرحوم راوی ہین۔ کہ کوئی نوکر گو کتنا بڑا نقصان کر دے۔ آپ معاف کر دیتے۔ اور معمولی چشم نمائی بھی نہیں کرتے صفحہ ۵۵ (اخلاق و رحم)

ایک مرتبہ آپ نے اپنے خادم حامد علی کو کچھ لفافے اور کارڈ ڈاکخانہ مین ڈالنے کو دیئے۔ حامد علی کسی اور کام مین مصروف ہو گیا۔ اور خط ڈالنے بھول گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد میاں محمود جو ہنوز بچہ تھا کچھ لفافے اور کارڈ لیتے دوڑا آیا۔ کہ ابا ہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہین۔ آپ نے دیکھا۔ تو وہی خط تھے جنمین بعض رجسٹرڈ خط تھے۔ اور آپ .... ان کے جواب کے منتظر تھے۔ حامد علی کو بلوایا۔ اور خط دکھا بڑی نرمی سے صرف اتنا ہی کہا۔ کہ حامد علی تمہین نسیان بہت ہو گیا ہے فکر سے کام کیا کرو صفحہ ۵۴ (صفت عفو و رحم و خلق)

فرمایا کہ میری جائداد کا تباہ ہونا۔ اور میرے بچون کا آنکھون کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھپر آسان ہے۔ بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے۔ اور اس پر صبر کرنے کے" صفحہ ۵۴ (عظمت اسلام)

ایک روز آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ کھانے کے متعلق مین اپنے نفس مین اتنا تحمل پاتا ہون۔ کہ ایک پیسہ مین دو وقت بڑے آرام سے بسر کر سکتا ہون۔ صفحہ ۵۸ (نور اثبت و تحمل)

فرمایا۔ ایک دفعہ میرے دل مین آیا۔ کہ انسان کہان تک

بھوک کی برداشت کرسکتا ہے۔اس کے امتحان کے لیئے چھ ماہ
تک مین نے کچھ نہ کھایا۔کبھی کوئی ایک آدھ لقمہ کھالیا۔اور چھ ماہ
کے بعد مین نے اندازہ کیا۔کہ چھ سال تک بھی یہ حالت لمبی کیجا سکتی
ہے صفحہ ۵۸ (من می زیم بوحئ خدائی کہ بامن است)

آپ کے خادم حضرت مولوی صاحب مرحوم راوی ہین۔کہ آپ
سایل کو کبھی رد نہ کرتے۔جو کچھ میسر ہووے دیتے۔ایکدن ایسا ہوا۔کہ
نماز عصر کے بعد آپ حسب معمول اٹھے۔اور مسجد کی کھڑکی مین اندر جانے کیلیے
پاؤن رکھا۔اتنے مین اک سایل نے آہستہ کہا۔کہ مین سوالی ہون
اس کی یہ آواز دوسرے لوگون کی آواز مین مل جل گئی تھی۔غرض حضرت
اندر چلے گئے۔مگر جب نیچے گئے وہی دریچی۔آواز جو کان مین پڑی تھی۔
اب اس نے اپنا نمایان اثر آپ کے قلب پر کیا جلد واپس تشریف
لائے اور خلیفہ نورالدین صاحب کو آواز دی کہ ایک سایل تھا اسے
دیکھو۔کہان ہے۔وہ سایل چلا گیا تھا خلیفہ صاحب نے ہر چند ڈھونڈا
پتہ نہ ملا۔شام کو حسب عادت نماز پڑھکر بیٹھے وہی سایل آگیا۔اور سوال
کیا حضرت نے بہت جلدی جیب سے کچھ نکال کر اس کے ہاتھ مین
دیا۔اور اب ایسا معلوم ہوا۔کہ آپ ایسے خوش ہوئے ہیں۔کہ گویا کوئی
بوجھ اوپر سے اتر گیا۔چند روز کے بعد ایک تقریب سے ذکر کیا۔اس دن
جو وہ سایل نہ ملا۔تو مین بہت بیقرار تھا۔اور مین ڈرتا تھا۔کہ مجھ سے
معصیت سرزد ہوئی۔کہ مین نے سائل کیطرف دہیان نہ کیا خدا کا

شکر ہے۔کہ وہ شام کو واپس آگیا۔ورنہ مین اضطراب ہی مین تھا۔اور مین نے
دعا بھی کی تہی۔کہ اللہ تعالےٰ اس کو واپس لاوے صفحہ ۵۹

(سخاوت و اخلاق)

اکتوبر ۱۹۰۵ء مین جب حضرت علیہ السلام دہلی مین تشریف لائے
تو اس وقت یہ عاجز راقم الحروف خاص خدمات پر متعین تھا۔منجملہ
جن کے مہمانون اور اہل بیت حضور کے کہانے کا اہتمام بھی میرے
سپرد تہا۔مین نے اپنی خواہش کے مطابق حضور کے واسطے علیحدہ سالن
کچھ سبزی ڈلوا کر تیار کرایا۔اور باقی تمام مہمانون کے لیئے آلو گوشت
پکوایا۔جس وقت کھانا حضور کے روبرو گیا۔تو دریافت کیا۔کہ سب کے
واسطے یہ سالن پکوایا ہے۔یا صرف میرے لیئے ہی۔مین نے عرض
کیا۔کہ حضور کے واسطے ساگ ڈالوا دیا ہے۔اور دیگر مہمانون کے
واسطے آلو ڈلوا دیئے ہین۔فرمایا کہ دو جگہ پکوانے کی تکلیف نہ کیا کرو
ایک ہی قسم کا کھانا سب کے واسطے پکوایا کرو۔اور سب کے کھلانے
کے بعد جو سالن نیچے کا بچ رہا کرے اس مین سے تھوڑا سا میرے
واسطے بھیجدیا کرو۔اور اگر آم کا آچار ملے۔تو اس سے روٹی لگا کر کھانا
مجھے پسند ہے۔بھاتے سالن وغیرہ کے چنانچہ ۱۳ یوم تک حضور
تشریف فرما دہلی رہے۔دونون وقت مین نے اپنے ہاتھ سے کھانا
کھلایا۔ایک قاش آچار آم کے ساتھ آدھی روٹی تنور کی دن مین
آدھی شب کو حضور تناول فرماتے تھے۔اس کے سوا کوئی غذا

رات اور دن مین نہین دی جاتی تھی۔ بجز دودھ کے ایک گلاس کے وہ بھی پیاس کے وقت۔ (فنا فی الرسول)

مجھے اخراجات لنگر کے واسطے حضور نے ۵ روپیہ پہلے روز عطا فرمائے۔ مین نے بڑی احتیاط سے ان کا حساب پائی پائی کا لکھا۔ اور جب وہ رقم صرف ہو چکی۔ تو حساب حضور کے پاس بھیجدیا۔ حکم آیا۔ کہ مین حساب لینے والا نہین ہون۔ نہ حساب لکھنے کی ضرورت ہے۔ جب وہ رقم .... ختم ہو جایا کرے۔ اور لے لیا کرو۔ چنانچہ آیندہ اسیطرح رہا۔ اخراجات دن بدن بوجہ کثرت آمد خدام کے بڑھتے جاتے تھے۔ روپیہ بھی جلد ختم ہو جاتا تھا۔ مجھے اس سے ندامت ہوتی تھی۔ کہ دوسرے روز پہلے سے بھی زیادہ روپیہ مانگنا پڑتا ہے۔ اس کو حضور محسوس فرما کر بغیر میری درخواست کے خود ہی ہر روز یا دوسرے روز چالیس پچاس روپیہ برائے اخراجات عطا فرماتے رہے۔ (حسن ظن)

ایک روز حضور کو درد نقرس کی سخت تکلیف ہوئی اور خدام نے دن بھر زیارت نہ کی۔ جس سے عام بےچینی خدام کو ہو رہی تھی۔ اور حضور زنانخانے مین تشریف رکھتے تھے۔ پروانون کا اضطراب دیکھکر حضور نے پردہ کرا حضوری مین ہم کو بلایا۔ عاجز راقم اور امیر المومنین حضرت مولوی حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب و اخویم خواجہ کمال الدین صاحب حاضر ہوئے

شدت درد سے سخت تکلیف تھی۔ مین نے جو سرد مہری از دنیا کا نمونہ اس وقت حضور مین بچشم خود دیکھا۔ وہ میرے لیے ایمان کی ازدیاد کا باعث ہوا۔ اور حضور پر نور کی صداقت کا ایک عظیم الشان ثبوت مل گیا۔ وہ نمونہ کیا تھا۔ اس خاتم الخلفا رحمہ اللہ فنا فی اللہ کو ایسے بستر پر بیٹھا ہوا دیکھا جس کے ذکر سے بھی ایک دنیا پرست ناک بھون چڑھائے۔ یعنی آپ کے نیچے ایک بان کی بنی ہوئی چارپائی تھی حالانکہ مین نے دس نواڑی پلنگ کرایہ پر منگوا کر زنان خانے مین بچھا دیے تھے۔ اسپر بہت پرانی توشک نہایت میلی اور ایک بے غلاف کا سرہانہ (تکیہ) وہ بھی پرانا۔ اور اوپر اوڑھنے کے لحاف جس کا استر بہت پھٹا ہوا اور بہت سا حصہ روئی کا باہر نکلکر لٹکا ہوا تھا۔ دیکھا مجھے دیکھکر حیرت ہوئی۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے حضور کا یہ پایہ اور منزلت ہے کہ اگر چاہین۔ تو آپ کے واسطے اطلس و کمخواب کے لحاف اور مخمل کے تکیے اور توشکین بن سکتی ہین۔ مگر یہ حالت نہ اس لیئے ہے کہ "عصمت بی بی از بے چادری" اس کا باعث سمجھا جائے۔ بلکہ زہد اور بے رغبتی از دنیا بلا تصنع کے فطرتاً اس کا سبب ہے۔ (بے پروائی از دنیا)

انھین احباب حاضرین مین سے کسی نے لحاف کی شکستہ حالت دیکھکر عرض کیا۔ کہ حضور لحاف نیا بنوا دیا جائے۔ تو فرمایا۔ کہ ابھی تو ضرورت نہیں۔ یہ لحاف بہت اچھا ہے۔ اور مجھے اس مین آرام ملتا ہے۔ سردی نہین محسوس ہوتی۔ پھر کیا ضرورت ہے یہ ہے

آپ کا راز علوت۔ صلے اللہ علیہ وسلم (بے رغبتی از دنیا)
اس مضمون کی اگر ساری روایتیں جمع کی جائین۔ تو ایک کامل کتاب بن جائے لیکن ہم اسیقدر پر قناعت کرتے ہین" کیونکہ ان دو دلیلون ہی سے دونون احتمال (جنون اور دنیاسازی) جناب کی ذات ستودہ صفات سے بکلی مرتفع ہو گئے۔ پس احتمالات ثلاثہ مین سے آپ کی نبوت کے متعلق دو کے ابطال کے بعد ایک ہی رہا وہ یہ کہ آپ صادق مصدوق خدا کے سچے مامور تھے فثبت المدعے"

مقدمہ تفسیر ثنائی ص۸ کالم دوم

امرتسری نے دوسری دلیل نبوت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات کی آپ کی تعلیم سے دی ہے۔ اور اس بیان کو قرآنی شہادتون سے مبرہن کیا ہے جسمین توحید کی تعلیم اور شرک سے بیزاری کی آیات کو نقل کر دیا ہے۔ اور یہ دلیل بھی آریون کے مقابلہ مین بحیثیت مسلمان ہونے کے امرتسری نے پیش کی ہے۔ لہذا اسی کے مطابق ہم اس سال کے مسلمان حال آریہ کے لیئے حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم نقل کرتے ہیں

آپؐ کی تعلیم سے صداقت کا ثبوت

دلیل دوم

آپؐ کی تعلیم کا مسئلہ بالکل صاف اور سیدھا ہے بشرطیکہ کچھہ انصاف بھی ہو۔ مثلاً توحید باری کو جو اصل الاصول ہے دیکھیئے تو (مسیح موعودؑ نے) کیا صاف اور صحیح لفظون مین ایسے لوگون کے سامنے جو زبانی توحید کے قائل مگر عملاً مشرک اور ساحر تھے بیان کیا۔ نہ صرف بیان ہی کیا۔ بلکہ مدلل کرکے منوا بھی لیا" مقدمہ تفسیر ثنائی ص۹ کالم ۱

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھہ چیز نہین۔ جب تک دل کی عظمت کیساتھہ اس تعلیم پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ اور وہ تعلیم یہ ہے۔ کہ (مبائعین) یقین کرین کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات مین ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آرامون پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزون پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشین اس کی خواہشین ہو جائین اور تمہارا سر ہر ایک وقت ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی مین اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ تقوٰے اختیار کرو۔ اور مخلوق کی

اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ جو دنیا پر کتون کیطرح گرتے ہین۔ اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے۔ جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتون کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ ہمارا بہشت۔ ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلےٰ لذات ہمارے خدا مین ہین۔ یہ دولت لینے کے لایق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہین سیراب کرے گا۔ مین کیا کرون۔ اور کسطرح اس خوشخبری کو دلون مین بٹھا دون۔ کس دف سے مین بازارون مین منادی کرون۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لین۔ اور کس دوا سے مین علاج کرون۔ تا سننے کے لیئے لوگون کے کان کھلین۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا مین کیا قدرتین ہین۔ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کیوقت کام آنے والا ہے۔ تم ان لوگون کے پیرو مت بنو۔ جنہون نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام مین خواہ دنیا کا ہو۔ یا دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف ہونٹون سے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت ہوگے جب کہ تم ایسے ہوجاؤ۔ کہ ہر ایک کام کیوقت

ہر مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کر دیا کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمین یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکلکشائی فرما۔ جو لوگ خدا سے کلی علاقہ توڑ چکے ہین۔ اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہین۔ یہانتک کہ طاقت مانگنے کے لیئے منہ سے انشاء اللہ بھی نہین نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قایم نہیں رہ سکتین۔ اگر تم اس سے مدد نہ مانگوگے۔ تو تمہین کوئی کامیابی حاصل نہ ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مروگے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ پھر دوسری قومین کیونکر کامیاب ہورہی ہین۔ حالانکہ وہ اس خدا کو جانتے بھی نہین۔ جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ تو اس کا جواب یہی ہے۔ کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان مین ڈالی گئی ہین۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ مین ہوتا ہے۔ کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتون سے دل لگاتا ہے۔ اور دنیا کی دولتون کا خواہشمند ہوتا ہے۔ تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہین۔ اور دین کی راہ سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے۔ اور آخر دنیا کے خیالات مین ہی مرتا۔ اور ابدی جہنم مین ڈالا جاتا ہے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہین ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی مین ہے۔ کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہین۔ مگر ان پر بھروسہ.....

کرنے سے ممانعت ہے۔ اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اور
تمہارے لیئے

ایک ضروری تعلیم

یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کیطرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ انکو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کے لیئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ نجات یافتہ کون ہے وہ جو یقین رکھتا ہے۔ کہ خدا سچ ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ ...... اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ ملخصاً بلفظہ اللہ۔ کشتی نوح

خلاصہ یہ ہے۔ کہ

"ان (اقتباسوں) اور نیز دیگر کلمات طیبات سے تو یہ بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں عظمت الہی ایسی جاگیر تھی۔ کہ بمقابلہ تعلیم خداوندی و نبی کریم ؐ کے اپنی عزت یا بڑائی کو ہیچ جانتے تھے۔ ہر طرح سے خدا کی توحید اور (محمد صلعم کی) تعظیم ہی کی تعلیم دیتے رہے۔ یہانتک کہ (محمد صلعم کے سامنے) اپنا مرتبہ بجز (غلامی) کے کوئی دوسرا تجویز نہیں فرمایا!
اور جہاں مماثلت کا دعویٰ ہے وہ فنافی الرسول ہونیکی حیثیت سے ہے)
تفسیر ثنائی۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ

کیا ایسا شخص جو ہر طرح سے خدا کی عظمت کرتا ہو۔ اور اس کی توحید کا قایل نہ خود ہی ہو۔ بلکہ دوسروں کو بھی باوجود مخالفت شدید کے بھی سکھاتا ہو۔ تو ایسا خدا کا بندہ ایسی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ خدا پر جھوٹا دعوئے پیغمبری کرے۔ جس کے معنی دوسرے لفظوں میں صریح یہ ہیں۔ کہ گویا خدا کو وہ علیم و قدیر مالک الملک نہیں جانتا جب ہی تو اتنی دلیری کرتا ہے۔ کہ معمولی آدمی ہو کر نیابت خداوندی (اور خلافت محمدی) کا مدعی ہوتا ہے؟ اس سوال کے جواب میں میں نہیں سمجھتا۔ کہ کوئی منصف (بجز

امرتسری نو آریہ) ہان کہے۔ بلکہ چارون طرف سے گونج آئیگی نہین۔ نہین۔ ہرگز نہین۔ پس (حضرت مسیح موعود) فداہ روحی نے جو باوجود اسقدر تعظیم الٰہی و (عظمت رسالت پناہی) کے دعوٰے پیغمبری کیا تو یہ کس بنا پر تھا؟ بے شک سچے الہام اور حقانی اعلام پر۔ فتفکّر"

بلفظہ مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۳

آپ کے عملی طریق سے صداقت کا ثبوت

دلیل سوم

ایک دفعہ ایک خادم نے عرض کیا۔ کہ کیون نہ ہم آپ کو مدارج مین حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب مانین۔ اس کو سنکر حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کا رنگ اڑ گیا اور آپ کے سراپا پر عجیب اضطراب اور بے تابی مستولی ہوگئی آپ نے چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی۔ جسمین رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے محامد اور فضائل اور اپنی غلامی اور کفش برداری

کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جناب شیخین علیہما السلام کے فضائل مذکور فرماتے اور فرمایا۔ کہ میرے لیئے یہ کافی فخر ہے کہ مین ان صحابہؓ کا مداح اور خاک پا ہون" (انکسار)

الحکم نمبر ۲۹ جلد ۳ - مطبوعہ ۱۷۔ اگست ۹۹؁ء

فرمایا حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ ایک ذرا کینہ اس سے رکھنا موجب سلب ایمان ہے۔ اور اس امام کا تقوٰے اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیئے اسوۃ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کا اقتدا کرنے والے ہین۔ اور جو شخص حسین یا کسی بزرگ کی ائمہ مطہرین مین سے تحقیر کرتا ہے۔ یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہوجاتا ہے۔ جو اس کے برگزیدون اور پیارونکا دشمن ہے" (انکسار)

اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۵؁ء

"کیا یہ جھوٹون کی شان ہے۔ کیا جھوٹے دنیا ساز اسیطرح اپنی ہتک عزت کیا کرتے ہین۔ جنکو حصول دنیا ہی مقصود ہو۔ وہ تو جسطرح ہوسکے اپنے مطلب سے مطلب رکھتے ہین (ان کو محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر مانین یا صحابہ سے افضل) انکی بلا سے انہین تو راسخ الاعتقاد مرید ملجانے چاہیئین۔ جو انکے کمالات کے قائل ہون جس سے ان کی چاندی کھری ہو" بلفظہ مقدمہ تفسیر ثنائی صـ۱۴

یہ تینون دلیلین جنکا ذکر اوپر ہوا ہے۔ بالکل عقلی ہین۔ اگر انمین کچہہ نقل کو دخل ہے۔ صرف واقعات بتلانے کے سبب سے ہے۔ نہ کہ اصل مدعا کے لیئے یہی وجہ ہے۔ کہ ان دلائل کے مخاطب ہر فرقہ کے لوگ ہوسکتے ہین۔ اور ہین۔ ان دلائل کے بیان مین جسقدر ہمنے مخالفون کے اعتراضات اور سینہ زوریون سے سکوت کیا ہے اسوجہ سے نہین کیا۔ کہ ہم ان سے غافل اور بے خبر ہین۔ بلکہ اسوجہ سے کیا ہے۔ کہ انکا جواب (آخر رسالہ) مین حسب موقعہ آئے گا۔ انشاء اللہ تعالی"

بلفظہ مقدمہ تفسیر ثنائی صفحہ ۱۵ طبع دوم

امرتسری نو آریہ سے استفسار

بول او امرتسری دہرمگال! جس قسم کی شہادت تونے اپنے دعوے یعنے نبوت محمدیہ کے ثبوت کے لیئے منقولی پیش کی ہے، اسی قسم کی ہم نے نبوت احمدیہ کے اثبات مین تیرے سامنے نقل کردی ہے یا نہین؟ اور اس کے ساتہہ وہ تمام آیات بینات جو قرآن مجید سے بے ثباتی دنیا و اظہار توحید الہی و تردید شرک وغیرہ مین تونے نقل کی ہین وہ بہی ہمارے استدلال کے ساتہہ شامل کرے۔ کیونکہ مدعی مسیحیت و مہدویت کا ایمان جو حق الیقین کے درجہ پر ہے یہ ہے۔ کہ ؎

یکقدم دوری ازان روشن کتاب
نزد ما کفر ست و خسران و تباب

اس لیئے وہ سب دلائل بہی ہمارے ہین۔ اور پہر بتا کہ لاہوری دہرمپال پر اگر تیرے استدلال حجت ہین اور اُن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہوجاتی ہے تو امرتسری دہرمگال پر ہمارے ویسے ہی دلائل کیون حجت نہین اور کیون ان سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت نہین ہوسکتی؟ اگر تو ہمارے استدلال کو تسلیم کرلے گا تو تیرا ہمارے مقابلہ مین بمثل آریہ ہونے کا دعوی باطل ہوکر تجہے مسلمان ہونا پڑے گا۔ اور اگر تسلیم نہ کیا تو مثیل آریہ ہونے کا تیرا دعوی سچا اور آیندہ دہرمگال تیرا نام صحیح قرار پائے گا کیونکہ تیرے اسی قسم کے استدلال کو دہرمپال نے بہی تسلیم نہین کیا تہا۔ پس یا انکار سے آریہ ہونے کا ثبوت دے یا اقرار سے مسلمان کہلانے لگ جا؟ جو مماثلت پسندیدہ ہو اسکا اقرار یا انکار سے اظہار کردے مگر سمجہ لے ؎

مشو احمق بگفتِ خویش غرہ	کہ گویندہ ہست از پس و پیش
چو گفتِ خویش را بے عیب خواہی	بچشم دشمنان بین گفتۂ خویش

فصل دوم قانون خدائی مسلمہ ثنائی سے صداقت مسیحائی کا ثبوت

یہانتک تو ہم نے تجہکو آریہ جون مین سمجہکر ملزم کرنا ہے۔ آگے ہم تجہے یہودی قالب اور عیسائی لباس مین دیکہکر ایک دلیل ایسی بیان کرتے ہین

جسکے مخاطب خاص کر اہل کتاب (یعنی بڑے بھائی) یہود و نصاری ہونگے (جنکی مماثلت پر ہمارے مقابلہ میں تو فخر کرتا ہے) نہ کہ آریہ برہمو وغیرہ لا مقدمہ تفسیر ثنائی صہ ۱۶ اور یہ دلیل تیرے اتمام حجت کرنیوالی ہے جسکے آگے خواہ تو یہودی بنے یا عیسائی خواہ اہل حدیث کہلا یا وہابی جائے دم زدن ہی نہیں۔ اور جس سے انکار یا فرار نہ صرف یہودیت و نصرانیت و وہابیت سے ہی تجھکو خارج کر دیگا بلکہ انسانیت و مولویت سے بھی جواب دلا دیگا۔ اس لئے المرء یوخذ باقرارہ بھی تیرا اصول اور وا لا نکار بعد الاقرار تناقص صریح و تہافت قبیح لا تفسیر ثنائی جلد چہارم حاشیہ صہ ۱۴۲ بھی مصدقہ بالفضول ہے۔ اور یہ دلیل تیری مسلمہ ہے۔ اور جو دلیل کفار کے مسلمات پر مبنی ہو وہی دلیل حجت ہوتی ہے اسکا اقرار تفسیر ثنائی جلد چہارم صفحہ ۹ کے حاشیہ پر تو نے کر لیا ہے۔ لہذا یہ دلیل اٹل بے مثل مسکت بوالوفا و مثبت مدعا ہے پیارے ناظرین! اللہم آپ مندرجہ ذیل دلیل کو نہایت غور اور تدبر سے ملاحظہ فرمائیں کہ امرتسری یہودی و مثیل اتہم و رجب علی نصرانی نے کس زور سے اسکو نبوت محمدیہ کی دلیل گردانا ہے۔ اور کسطرح اسکو خداوند جل شانہ کا جنرل رول مانا ہے۔ ہم ایک کالم میں نبوت محمدیہ کا پیشکردہ ثبوت ثنائی۔ اور بالمقابل کالم میں رسالت احمدیہ کا اثبات بالفاظ تفصیلہا آپ لکھتے ہیں۔

وہو ہذا

ثنائی دلیل برائے رسالت محمدیہ علیہ الصلوۃ بمقابلہ یہود و نصاریٰ

حضور اقدس کی نبوت کی دلیل چہارم (بائبل سے)

توریت کی پانچویں کتاب استثنا ۱۸ باب ۲۰ آیت میں لکھا ہے "اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (نبی) میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا تو میں اس کا اس سے حساب لونگا لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا" یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمیں ایک قانون آلہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم میں جو اور قوانین آلہی ہیں یہ بھی ہے کہ

احمدی استدلال برائے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ بمقابلہ ثنائیوں و [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کی دلیل چہارم (تفسیر ثنائی سے)

اور امرتسری مکذب احمدیہ نے صاف و صریح الفاظ میں تسلیم کر لیا ہے کہ نظام عالم میں جہاں اور قانون الہی ہیں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ جھوٹے نبی کا قتل کیا جانا ایک عام قانون الہی ہے۔ اور یہ بھی مان لیا کہ دعوی نبوت کا دبنہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کھائیگا ہلاک ہوگا۔ یہ نہ ہوگا کہ زہر کھانیوالا بچ رہے اور یہ بھی مان لیا کہ یہ مسلمہ کذاب

کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہین ہوتی۔ بلکہ وہ جان[1] سے مارا جاتا ہے (ثنائی حاشیہ)[1] اس سے یہ نہ کوئی سمجھے کہ جو نبی قتل ہوا وہ جھوٹا ہے بلکہ ان مین عموم وخصوص مطلق ہے، یعنے یہ ایسا مطلب ہے جیسا کوئی کہے کہ جو شخص زہر کہاتا ہے مرجاتا ہے اسکے یہ معنے ہرگز نہین کہ ہر مرنیوالے نے زہر ہی کہائی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو کوئی زہر کہائے گا وہ ضرور مریگا اور اگر اسکے سوا بھی کوئی مرے تو ہوسکتا ہے گو اس نے زہر نہ کہائی ہو یہی تمثیل ہے کہ **دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کہائے گا ہلاک ہوگا۔** اگر اسکے سوا کوئی ہلاک ہو ممکن ہے **ہان یہ نہ ہوگا کہ زہر کہانے والا بچ رہے**"۱۲

واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا اسود عنسی آخر کار خدا کے زبردست **قانون** کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا" اور اس کا بھی اقرار ہے کہ "یہودیون کا بھی یہی عقیدہ تہا کہ جھوٹا نبی زندہ نہین رہ سکتا بلکہ جان سے مارا جاتا ہے" اب بتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی ورسالت ووحی والہام تھے یا نہین؟ بیشک تھے اسپر تیرا اقرار موجود ہے کہ "وہ مدعی نبوت ورسالت اور وحی والہام بنتا تھا حالانکہ ان مین سے کچھ بھی نہ تھا" بلفظہ بقدر الحاجۃ حاشیہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۰۸ء صفحہ ۴

[1] جبکہ مرزا صاحب علیہ السلام کا دعوی نبوت کاذبہ تھا تو وہ مثل زہر کے ہوا یا نہین؟

[2] اگر ہوا تو اس زہر کو کہانیوالے کا قتل ہونا لازمی تہا یا نہین؟

[3] اگر لازمی تھا تو مرزا صاحب اس زہر کو کہا کر بچ رہے یا مارے گئے؟

[4] اگر بچ رہے تو آپکا دعوی زہر کہانیکا ہوا یا تریاق کہانے کا۔؟

دیکھو ہم اب تیرے الفاظ مین بھی اتمام حجت کرتے ہین۔

ثبوت پہونچتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہین دکہائی یہی وجہ ہے کہ دنیا مین باوجود غیر متناہی مذاہب ہونیکے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی نہین بتلا سکتے (اسلامی نبوت تو متنازع فیہ ہے اس لئے بتلاتے وقت اس کا ذکر صحیح نہ ہوگا) مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ دانون سے پوشیدہ نہین کہ کس طرح ان دونون نے اپنے اپنے زمانہ مین حضور اقدس فداہ روحی کا جاہ وجلال دیکھکر دعوے نبوت کئے اور کیسے کیسے خدا پر جھوٹ باندہے لیکن آخر کار خدا کے زبردست قانون کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حالانکہ تھوڑے

[2] لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مینے حکم نہین دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔ یہ عبارت زیر خط واضح طور پر ہمین ایک قانون الٰہی سے آگاہ کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ نظام عالم مین جہان اور قوانین الٰہی ہین یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی کی نبوت کی ترقی نہین ہوتی بلکہ وہ **جان سے مارا جاتا ہے**۔ دعوی نبوت کاذبہ مثل زہر کے ہے جو کوئی زہر کہائے گا ہلاک ہوگا۔ یہ نہ ہوگا کہ زہر کہانیوالا بچ رہے

ونون مین بہت کچھ ترقی کر چکے
تھے۔ مگر تا بکے۔

اب سوال یہ ہے

کیا وجہ ہے کہ عبادت مذکورہ
سے بانی اسلام مستثنے ہے
حالانکہ بقول اہل کتاب۔ (علیہم
مایستحقونہ) پیغمبر اسلام کاذب تھے
معاذ اللہ۔

پھر مین پوچھتا ہون کیا وجہ
کہ توریت کی عبارت مذکورہ
کے موافق آپ کے گلے پر
کیون تلوار نہ پہری۔ حالانکہ
آپ لوگون کی ہمشیرہ سنے
جناب والا کو دعوت مین زہر
بھی دیا۔ مگر وہان بھی۔
واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون
بالکل سچا معلوم ہوا اور
واللہ یعصمک من الناس
نے پورا جلوہ دکہایا۔ کیا توریت

واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا
ثبوت پہونچتا ہے کہ خدا نے کبھی
کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہین
دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا مین
باوجود غیر متناہی مذاہب ہونیکے جھوٹے
نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی
نہین بتلا سکتے (اسی سے ثابت ہوا
کہ کرشن علیہ السلام وگوتم بدھ بھی نبی
تھے جبھی تو انکی امتین باوجود مخالفت
ہزارہا سال دنیا مین موجود ہین) احمدی
نبوت تو متنازعہ فیہ ہے اسلئے بتلاتے
وقت اسکا ذکر صحیح نہ ہوگا۔ مسیلمہ کذاب
اور اسود عنسی کے واقعات تاریخ
دانون سے پوشیدہ نہین کہ کس طرح ان
دونون نے اپنے اپنے زمانہ مین حضور
اقدس فداہ روحی کا جاہ وجلال دیکھکر
دعوے نبوت (کاذبہ) کئے اور کیسے
کیسے خدا پر جھوٹ باندہے لیکن
آخر کار خدا کے (اسی) زبردست

کلام آلہی نہین؟
کیا اس مین برکت وصداقت
نہین؟ کیا کسی مسلمان نے
اسپر دم کر دیا؟ یا وضو کا
پانی ڈالدیا۔ آخر ہوا تو کیا
جو اس کے مطابق حضور
اقدس نہ مارے گئے
باوجودیکہ آپ کئی ایک لڑائیون
مین بھی گئے۔ ان لڑائیون
مین آپ کو تکالیف شدیدہ
بھی پہونچین مگر اس پیشگوئی کی
تصدیق نہ ہونے پائی پس
اگر یہ کلام توریت کا سچ ہے

قانون (یعنے جھوٹا نبی قتل کیا جاویگا)
کے نیچے آکر کچلے گئے اور کس ذلت اور
رسوائی سے مارے گئے کہ کسی کو گمان بھی نہ تھا
حالانکہ تھوڑے دنون مین بہت کچھ ترقی
کر چکے تھے مگر تا بکے۔ اب (امرتسری سے)
سوال یہ ہے کہ
کیا وجہ ہے کہ (قانون) مذکورہ سے بانی
(سلسلہ احمدیہ) مستثنے ہے حالانکہ بقول
اہل (حدیث) علیہم مایستحقونہ (مسیح موعود)
کاذب تھے۔ معاذ اللہ پھر مین پوچھتا ہون
کیا وجہ کہ (تفسیر ثنائی) کی عبارت مذکورہ
کے موافق آپ کے گلے پر تلوار نہ پہری حالانکہ
آپ لوگون کے (بہائی مارٹن کلارک عیسائی)
نے جناب والا (پر مقدمہ اقدام قتل)
بھی (دائر) کر دیا مگر وہان بھی۔
یعصمک اللہ من عندہ وان لم یعصمک الناس
براہین احمدیہ
نے پورا جلوہ دکہایا۔ کیا (یہ سند رجہ
مقدمہ تفسیر ثنائی قانون آلہی نہین؟
کیا اس مین برکت اور صداقت نہین؟

تو آپ کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے ورنہ عیسائیون کا کم سے کم اتنا فرض تو ضرور ہے کہ جبتک اس عبارت کی کوئی توجیہہ انکی سمجھ مین نہ آئے سرور عالم سید الانبیا سند الاصفیا محمد مصطفےٰ فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو تسلیم کرین۔ ورنہ اُن کی تکذیب سے توریت کی بھی تکذیب ہوگی ؎

مرا دانصیحت بود و گفتیم

کیا کسی (احمدی) نے اسپر دم کر دیا؟ یا وضو کا پانی ڈال دیا۔ آخر ہوا تو کیا جو اسکے مطابق حضرت اقدس ع ندمارے گئے باوجودیکہ آپ کئی ایک (شہرون) مین بھی گئے ان (شہرون) مین آپکو تکالیف شدیدہ بھی پہونچین مگر اس پیشگوئی کی تصدیق نہ ہونے پائی پس اگر یہ کلام (قانون خدائی مندرجہ تفسیر ثنائی) سچ ہے تو اسیح موعود علیہ السلام کی نبوت بھی بلا کلام حق ہے۔ ورنہ مثیل یہود و نصاری (امرتسری) عیسائی کا کم سے کم (اگر حیا دار ہے) اتنا تو ضرور فرض ہے کہ جب تک اس عبارت (مندرجہ تفسیر ثنائی) کی کوئی توجیہہ اُسکی سمجھ مین نہ آئے (سید الاولیا خاتم الخلفا حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود) فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوۃ والسلام کی نبوت تسلیم کرے۔

حوالت باخدا کردیم و رفتیم

بلفظہ مقدمہ تفسیر ثنائی صہ ۱۶ او ۱۷

ورنہ اُنکی تکذیب سے (مقدمہ تفسیر ثنائی و عام قانون خدائی) کی بھی تکذیب ہوگی"

بلفظہ مقدمہ تفسیر ثنائی طبع دوم صہ ۱۶/۱۷

من نہ بجد روئیت گفتم تو خود ہم فکر کن یارے
فرداز بہر این رفو دست آدانا و ہشیارے

میان ثناء اللہ صاحب۔ ذرا ہوش و حواس درست کر کے فرمائے تو سہی کہ ہم نے تمہاری مسلمہ دلیل سے ہی صداقت مسیح محمدی علیہ الصلوۃ والسلام ثابت کر دی یا نہین؟ اگر انکار کرو تو پہلے اپنے تفسیر کے مقدمہ کی دلیل چہارم مین جس کو خبر رسول منجانب اللہ تسلیم کر چکے ہو اُسپر خط نسخ کھینچکر اعلان کر دو کہ وہ دلیل غلط تھی اُس سے استدلال ناجائز ہے۔ اور اگر تردید نہ کر سکو تو تسلیم کے سوا بجز یہودیت کی آڑ لینے کے اور کوئی مفر نہین ہے۔ اپنی دلیل کا ہمارے مقابلہ مین انکار کرنے سے نبوت محمدیہ سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا اگر نہین سمجھے تو ہم انشاء اللہ تمہارے انکار پر بخوبی سمجھا دین گے اور یہ مصرعہ مشہور آپ کی شان مین پڑھ سنائینگے ؎

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

سن منکر رسالت او بوالجفا یہودی
مغضوب دیر ضلالت او ناسزا یہودی

تجھ مین نہ علم و فن ہے - ہان خوب سفلہ پن ہے
مطلوب جس سے دہن ہے او بیوفا یہودی

دنیا کا تو ہے بندہ سب کام تیرا گندہ
بس پیٹ کا ہے دہندا او پر دغا یہودی

جہوٹی ہین تیری باتین - یا ہین نکمی گہاتین
پڑتی ہین تجھہ پہ لاتین صبح و مسا یہودی

کیون عاقبت کو چہوڑا - نبیون سے مُنہ کو موڑا
رشتہ حیا کا توڑا - او بے حیا یہودی

مرزائے قادیانی - بن کر مسیح ثانی
اور مہدئے زمانی ہے آچکا یہودی

تکذیب میرزا کا - تجھکو پڑا ہے چسکا
یون چودہوین صدی کا تو بنگیا یہودی

ذہی نہین اکیلا کرتا یہ واسویلا -
ہے اور تیرا چیلا اک دوسرا یہودی

تیرا جو وہ پدر ہے - وہ بہی تو دربدر ہے
دریوزہ گر مگر ہے وہ تیرا یہودی

شرم و حیا گنوائی - جون آریہ کی پائی
یہ تیری کبریائی کی ہے سزا یہودی

اب ہوشیار ہو جا - ہوتا ہے راز افشاء

کب تک چلے گا تیرا مکر و دغا یہودی

وہ دن گئے کہ ظالم - کرتا تہا تو مظالم
ذلت کا تیری عالم اب آگیا یہودی

جتنے تہے تیرے بہائی اُن سب کی موت آئی
ہے مصلحت خدائی تو بچ رہا یہودی

اب بہر گیا ہے بیڑا - وقت آگیا ہے تیرا
نزدیک ہے سویرا او پُر جفا یہودی

یہ بہی تجہے خبر ہے - حالت تیری بتر ہے
اب آب تا بہ سر ہے پہنچا ہوا یہودی

ہے ڈوبنے کو کشتی - او غرق بادہ مستی
پہچان اپنی ہستی او ناخدا یہودی

گر اب بہی باز آے عیسٰی کو مان جائے
مسلم تو پہر کہائے اور پارسا یہودی

تفسیر اک ثنائی - تو نے جو تہی بنائی
قانون وہ خدائی اس مین جو تہا یہودی

کیا اب وہ مٹگیا ہے - منسوخ ہو گیا ہے
جاری وہ یا سدا ہے سچ سچ بتا یہودی

دیکہہ احمدی سے پالا تیرا پڑا ہے لالہ
منہ ہو گا تیرا کالا اب جا بجا یہودی

تمت

منکر امرتسری کو چیلنج انعام

خدا کے فضل سے ہم نے امرتسری یہودی کو ایسا نیچا دکھایا ہے کہ آجتک اسکو سانس بھی نہین آیا۔ اس رسالہ نے تو اسپر وہ اتمام حجت کر دیا ہے کہ انشاء اللہ تاحیات یاد رکھیگا۔ اب اُس مین دم نہین رہا کہ وہ احمدی کی گرفت سے اپنا پیچھا چھڑا سکے مگر ہم اُسکی دلی خواہش کے مطابق اس رسالہ کو مبلغ یکصد روپیہ کے انعام کے ساتھہ شائع کرکے روبہ مکار کا راہ فرار بند کر دیتے ہین کہ اگر وہ رسالہ ہذا کا جواب لکھکر یہودیت ونصرانیت کے الزام سے اپنے تئین بری کر دکھائے اور حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کو جو مقدمہ تفسیر ثنائی کی دلیل چہارم سے کالشمس فی النہار ثابت شدہ ہے باطل کر دے تو انعام موعودہ پائے۔ ورنہ پھر احمدیون کے کبھی مُنہ نہ آئے اور گھٹنون مین سر چھپائے ذیل کے اشعار اپنا ورد بنائے۔ ع

مجھے یہ احمدی یارب بہت نیچا دکھاتا ہے
کہ جس سے ہر مہینے ناک مین دم میرا آتا ہے
مری تفسیر سے ہی صدق مرزا ہو گیا ثابت
الٰہی کیا کرون اب تو کلیجہ مُنہ کو آتا ہے
بہت خفت اُٹھائی مینے تفسیر ثنائی سے
نہ مرنے کی گنجائش نہ جینا مجکو بہاتا ہے

علمائے خلف

سنہ ۱۹۱۲ء

یہ رسالہ ۱۹۲ صفحے کا ہے اس مین علمائے خلف کے باہمی مناقشات بالاستیعاب درج کر کے ان ہی کے اقوال سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ علماؤھم شر من تحت ادیم السما والی پیشین گوئی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کے مصداق یہی لوگ ہین اس رسالہ مین ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث اور اس کے تمام ہمنواؤں کی پوری پردہ دری ہو گئی ہے۔ قیمت ۸/

ثنائی ہزرہ درائی

ثناء اللہ امرتسری کی ہزرہ درائی بجواب حضرت حجۃ اللہ امام ربانی ؑ کی مختصر فہرست اور اس کی مکمل تردید اس کی ہی مسلمات سے۔ ۲/

ثنائی فرار و مباہلے سے انکار

امرتسری ہزرہ درا کے جری اللہ فی حلل الانبیاء کے مقابلہ مین مباہلہ سے گریز و فرار کرنے کا بین ثبوت اور بیہودہ ولایعنی ثنائی درخواست بیعنی اور کذب بیانی کا جو نتیجہ قسم دریافت کرنے پر امرتسری بیہودی نے کی تھی مفصل و مکمل مسکت خصم جواب اور عاجز قاسم کی رامپور کے مباحثہ مین ۱۶ جون سنہ ۱۹۰۹ء والی پوری تقریر کا اندراج۔ قیمت ۳/

احمدی

یہ ماہوار رسالہ زیر ایڈیٹری عاجز قاسم دہلی سے بجواب علمائے مخالفین سلسلہ احمدیہ شائع ہوتا ہے جوابات کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے ضخامت ۴۸ صفحے۔ سالانہ چندہ صرف عہ